REGD No. P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

جلد ۷ | ۲۰ نبوت ۱۳۳۷ ہش ۔ ۸ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ ۔ ۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۴۵

جرمن نو مسلم احمدی سائیکل سیاح کی دہلی اور صالح نگر دیوی میں آمد

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم دہلی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی شہرہ آفاق تصنیف ازالہ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء میں آپ نے رقم فرمائی اپنے ایک رؤیا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔"

اس وقت جب حضور علیہ السلام نے اپنی رؤیا کی بناء پر مغربی ممالک میں اسلام کے پھیلنے کا تذکرہ فرمایا کون گمان بھی کر سکتا تھا کہ مغربی ممالک کے یہ لوگ جو طبیعات و ایجادات میں ایک بلند و بالا مقام حاصل کر چکے ہیں کسی وقت اسلام کی طرف توجہ کریں گے کیونکہ ہیئت و طبیعات کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ مغرب میں مذہب اسلام کے بارہ میں عیسائی پادریوں نے نہایت ہی گھناؤنا اور نفرت انگیز نقشہ پیش کیا ہوا تھا۔ جس کی بناء پر بظاہر یہ ناممکن بات تھی کہ کسی وقت مغربی اقوام بھی اسلام کی طرف متوجہ اور راغب ہوں گی۔ لیکن حضور کے اس رؤیا پر زیادہ عرصہ نہ گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے مغربی لوگوں کے دلوں کو ہموار کرنا شروع کر دیا۔ اور اسی اثناء میں احمدی مبلغین قائد اسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر مغربی ممالک میں کو دپڑے اور اسلام کا صحیح و صاف چہرہ دنیائے مغرب کے سامنے انہوں نے پیش کیا جس کے نتیجہ میں سعید روحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور یہ سعید روحیں اور خوش قسمت لوگ اپنے ایمان و عرفان کی زیادتی کے لئے ربوہ اور قادیان وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے ایک جرمن احمدی بھائی مسٹر سعید فرانز (Said Franz Emberhands Wendlandt) سائیکل پر سفر کرتے ہوئے ربوہ اور قادیان پہنچے۔ زیارت قادیان کے بعد مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۵۸ء کو آپ دہلی تشریف لائے۔ اور ۱۵؍اکتوبر تک آپ کا قیام دہلی میں رہا۔ احباب جماعت کو اپنے ایک دور دراز کے بھائی سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔ دہلی کے دوران قیام میں آپ کو دہلی کے مشہور اور پرانے مقامات دکھائے گئے۔ جنہیں دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ خصوصاً جامعہ مسجد اور لال قلعہ کی عظیم الشان عمارتوں کو دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ اسلام کی گذری ہوئی شان و شوکت کا اب بھی مظاہرہ کر رہی ہیں۔ آپ کو کئی غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات سے ملایا گیا۔ اور آپ نے احمدیت میں داخل ہونے کے واقعات ان سے بیان کئے۔

دہلی کے احباب میں سے محترم رحمت اللہ خاں صاحب۔ مکرم آفتاب احمد صاحب اور مکرم صالح شبلی صاحب نے حق مہمان نوازی ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

دہلی کی سیر و سیاحت میں محترم مبارک احمد صاحب ایم۔ایس۔سی آف مدراس نے اپنا قیمتی وقت دیا اور متواتر تین روز تک اپنے جرمن بھائی کے ہمراہ رہے اور اُن کو چیدہ چیدہ مقامات دکھاتے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

پروگرام کے مطابق ہمارے اس بھائی نے دہلی سے آگرہ بنارس اور کلکتہ جانا تھا۔ میں نے انہیں مشورہ دیا کہ آگرہ پہنچ کر وہ کچھ عرصہ کے لئے جماعت احمدیہ صالح نگر میں قیام فرما دیں۔ اس صورت میں انہیں ہندوستان کی دیہاتی زندگی سے بھی واقفیت ہو جائے گی اور اپنے احمدی بھائیوں سے ملاقات کا موقع بھی ملے گا۔ چنانچہ میرے اس مشورہ کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ ان کے پروگرام کی اطلاع مکرم منور احمد خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صالح نگر کو دے دی گئی۔ اور انہوں نے جماعت کے ایک ہونہار نوجوان عزیز احمد خاں کو جرمن بھائی کی پیشوائی کے لئے آگرہ بھیج دیا۔ مقررہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶؍اکتوبر کو ۲ بجے آپ آگرہ پہنچے اور وہاں سے بہمراہی عزیز احمد خاں صاحب سائیکل پر ہی مغرب کے قریب صالح نگر پہنچے۔ جماعت احمدیہ صالح نگر نے دور دراز سے آنے والے اپنے اس معزز مہمان کا استقبال کیا اور جرمن بھائی نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ تمام دوستوں کو السلام علیکم [illegible] اور سب سے معانقہ کیا۔

جونہی [illegible] صالح نگر اور قرب و جوار کے [illegible] جماعت کے احمدی دوست صالح نگر آئے ہیں۔ تو غیر احمدی اور غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں آپ کی ملاقات کے لئے آنے شروع ہو گئے اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔ صالح نگر کے قریب ہی ایک انٹر کالج ہے۔ وہاں کے پروفیسر صاحبان کو جب جرمن بھائی کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ بھی آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ وقت کم تھا اسلئے اس مختصر سے وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انٹر کالج میں آپ کے ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ کالج کے جملہ پروفیسران۔ طلباء اور گاؤں کے بہت سے لوگ آپ کے لیکچر کو سننے کے لئے کالج ہال میں جمع ہو گئے۔ لیکچر کے ابتداء میں آپ نے اپنا تعارف کرایا۔ بعد ازاں اپنے سفر کے حالات اور پھر احمدی ہونے کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے اکثر ممالک میں احمدی مشنز قائم ہو چکے ہیں جہاں ربوہ سے احمدی مبلغین تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ہمارے علاقہ یعنی مغربی جرمنی میں مسٹر عبد اللطیف صاحب احمدیہ مشنری کام کر رہے ہیں۔ مجھے ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر ملا۔ جسے میں نے مطالعہ کیا۔ اسی طرح جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ان کی طرف سے ملا جسے میں نے بغور پڑھا اور سمجھا۔ اور میں اس نتیجے تک پہنچا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ چنانچہ میں مسٹر عبد اللطیف صاحب کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوا (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵؍نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت گذشتہ کئی روز سے ایڑی میں درد کے باعث ناساز ہے۔ ناسازئ طبع کے باعث حضور کل نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸؍نومبر۔ مکرم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب مع بیگم صاحبہ پرسوں آٹھ بجے شب کی گاڑی پاکستان سے واپس وطن جاتے ہوئے یہاں تشریف لائے۔ آپ جلسہ سالانہ قادیان کے بعد سیدنا حضرت اقدس کی ملاقات اور ربوہ کی زیارت کے لئے پاسپورٹ پر تشریف لے گئے تھے اور آج دس بجے کی گاڑی عازم سکندر آباد ہو گئے۔

قادیان ۱۸؍نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نواسے اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے کی

ولادت باسعادت

قادیان ۱۸؍نومبر۔ کل دوپہر کے وقت لائلپور (پاکستان) سے بذریعہ تار یہ خوشخبری موصول ہوئی کہ مکرم میر محمود احمد صاحب ناصر ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے فرزند سے نوازا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نواسہ اور صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کا بیٹا ہے۔

ادارہ بدر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوا دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے آباء و اجداد کی طرح خادم سلسلہ بنائے اور عزیز کی ولادت کو دونوں خاندانوں کیلئے برکت و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین ــ اس خوشی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے مقامی اداروں میں آج تعطیل رہی۔

ملک صلاح الدین ایم اے پبلشر نے آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان ——— مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۵۸ء

ماریشس سے دو احمدیوں کی قادیان میں آمد

اور

ایمان افروز حالات کا تذکرہ

قادیان ۱۵ نومبر۔ گذشتہ بدھ کے روز بارہ بجے کے قریب جناب ہاشم خاں صاحب مخدوم اپنی اہلیہ محترمہ کے ہمراہ ماریشس سے یہاں پہونچے۔ آپ اپنے آبائی وطن ماریشس سے مورخہ ۱۰/۵۸ کو روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں مڈغاسکر اور مشرقی افریقہ کے مشہور شہروں دارالسلام۔ ممباسہ، نیروبی، جنجہ، کمپالہ میں احمدی احباب سے ملاقات کرتے ہوئے مورخہ ۱۱/۵۸ کو بمبئی پہونچے۔ بمبئی سے بذریعہ ٹرین مورخہ ۱۱/۵۸ کو امرتسر اور امرتسر سے قادیان پہونچے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ادھیڑ عمر کے بزرگ جناب مخدوم صاحب ماریشس کے مونتائن بلانس بستی کے رہنے والے ہیں۔ وہیں ایک شوگر کین فارم کے مینیجر ہیں۔ اب کچھ عرصہ کی رخصت پر سلسلہ کے ہر دو مراکز کی زیارت اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ تین روز قادیان میں قیام کے بعد آج صبح ۱۰ بجے کی گاڑی ربوہ جانے کے لئے عازم پاکستان ہوگئے۔ قادیان میں سہ روزہ قیام کے دوران آپ نے مقامات مقدسہ کی زیارت اور ان میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی سعادت حاصل کی۔ آپ ۱۹۳۴ء میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت ماریشس میں ایک ہزار سے زیادہ احمدی آبادی ہے۔ اور بفضل تعالیٰ چار احمدیہ مساجد ہیں۔ اور پانچویں مسجد فینکس مقام میں زیر تعمیر ہے جو عنقریب ہی مکمل ہونے والی ہے۔ اس وقت جزیرہ ماریشس میں جناب مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر واقف زندگی مرکزی مبلغ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

مبارک باد

احباب قادیان کی خواہش پر مورخہ ۱۴ نومبر کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں ایک مختصر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے جملہ درویشان کی طرف سے اپنے معزز مہمان کو خیر مقدم کہا اور مرکز احمدیت کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور پیشگوئی یاتیک من کل فج عمیق یاتون

من کل فج عمیق کے پورا ہونے میں ایک زندہ نشان بننے پر مبارکباد دی اور کہا کہ جو کوئی بھی دور دراز کے علاقے سے اس مبارک بستی میں وارد ہوتا ہے وہ مسیح پاک کی اس پیشگوئی کی صداقت کا زندہ نشان قرار پاتا ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے معزز مہمان سے اپنے حالیہ سفر، قبول احمدیت کے حالات اور جزیرہ ماریشس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ تبلیغ اسلام کی جد و جہد کا حال سنانے کی درخواست کی۔

ایمان افروز حالات کا تذکرہ

اس پر مخدوم صاحب نے تشہد و تعوذ کے بعد سورۃ النصر کی تلاوت کی اور اردو زبان میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

میں ماریشس سے آیا ہوں۔ سفر پر روانہ ہونے سے قبل اس بات کی اطلاع ملنے پر کہ میں مراکز سلسلہ کی زیارت کے لئے جا رہا ہوں مشرقی افریقہ میں متعین ہمارے ہاں کے ایک سابق مبلغ جناب حافظ بشیر الدین صاحب کی طرف سے مجھے جنجہ آنے کی دعوت ملی کہ قادیان اور ربوہ جاتے ہوئے یہاں سے ہو کر جاؤں چنانچہ اس غرض سے میں ایک ماہ قبل یعنی ۱۰/۵۸ کو اپنے گھر سے نکلا۔ اور مشرقی افریقہ میں احمدی جماعتوں کے احباب سے ملاقات کرتے ہوئے یہاں آیا ہوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ۱۹۳۴ء میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔ اس سے قبل میں اہل سنت جماعت کا پریذیڈنٹ تھا۔ اور عام مسلمانوں کی طرح میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ حتیٰ کہ روز بل سے ایک احمدی ہمارے ہاں آیا۔ اس نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے مقدس آقا افضل الرسل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہو کر زیر زمین مدفون ہوں اور بنی اسرائیل کے ایک رسول عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہوں۔ حالانکہ زندہ رہنے کا زیادہ حق تو اسی نبی اکرم کا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے سب سے افضل بنایا ان کی اس بات نے میرے دل پہ خاص اثر کیا اور مجھ پر احمدیت روشن ہوگئی۔ اور میں حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ جس علاقے میں میں رہتا ہوں وہاں ایک پہاڑی ہے جس کو ہماری زبان میں ایسے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کا ترجمہ "دنیا کا کنارہ" ہے۔ جب احمدیت کی تبلیغ اس علاقے میں پہنچی تو حضور کا یہ الہام اس جہت سے بھی پورا ہوگیا۔

آپ نے سورۃ النصر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ افریقہ میں جس طرح احمدی مبلغین کی شبانہ روز محنت و سعی سے تبلیغ اسلام ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ خدا کے فضل سے ہم دنیا کو عنقریب فتح کرنے والے ہیں۔

اس موقعہ پر آپ نے دارالسلام۔ جنجہ۔ کمپالہ۔ نیروبی وغیرہ مقامات کے مخلص احمدیوں کے اخلاص اور جذبہ قربانی اور دین اسلام سے والہانہ محبت کے متعدد ایمان افروز واقعات سنائے۔ اور بتایا کہ کس طرح یہ لوگ پہلے خود اسلام کو سیکھتے ہیں اور پھر مرکزی مبلغین کی زیر نگرانی انہیں میں سے بیسیوں مبلغ فریضہ تبلیغ کی انجام دہی میں مشغول ہو رہے ہیں۔ آپ نے وہاں کی احمدیہ مساجد اور احمدی مشنز کے حسن عمل اور مخصوص خدمات دینیہ کی تعریف کی اور بتایا کہ یہ لوگ ایک غیر معمولی جوش اور

ہم سچی عقیدت مندی سے اسی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جنجہ کی زیر تعمیر مسجد احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے خصوصیت سے وہاں کے غیر مسلم ہندو سکھ دوستوں کا (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

جہاں ایک وقت بھی اذان بند نہیں ہوئی!

(الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۵۸ء)

ایک معاصر نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں مولانا لقاء اللہ صاحب پانی پتی کی جد و جہد کا مختصر حال لکھا ہے۔ جنہوں نے آزادی کے وقت مشرقی پنجاب میں رہ کر نہایت ناموافق حالات کا مقابلہ کر کے پانی پت کی مسجد کو واگذار کرایا اور مدرسہ قائم کیا۔ اور سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا۔ چنانچہ معاصر لکھتا ہے:۔

"تقسیم کے وقت مشرقی پنجاب میں جو قیامت صغریٰ بپا ہوئی اس کی ہولناکیاں کس سے پوشیدہ ہیں۔ ہزاروں مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے۔ اور اس میں بچے بوڑھے، جوان اور مرد عورت کی کوئی تمیز روا نہ رکھی گئی۔ جو باقی بچے انہوں نے انتہائی پریشانی اور خستہ حالی میں پاکستان کا رُخ کیا۔ لیکن آگ اور خون کے اسی طوفان میں ایک مرد درویش ایسا بھی تھا جس کے پائے ثبات میں ذرہ برابر لغزش نہ ہوئی۔ اور آلام و مصائب کی ان آندھیوں میں بھی وہ اپنی جگہ پر مضبوطی سے قائم رہا۔ اسلامی تعلیمات نے اس کے حوصلے اتنے بلند کر دیئے تھے کہ وہ مشرقی پنجاب میں مقیم رہ کر تمام صبر آزما حالات کا برابر مقابلہ کرتا رہا۔ اور آج بیاسی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ گیارہ سال کے بعد پہلی مرتبہ پٹیالہ میں یوم میلاد النبی منایا گیا اور ممتاز مسلم اور غیر مسلم فضلاء نے عظیم الشان اجتماعات میں خاتم الانبیاء کی ذات بابرکات کو خراج تحسین ادا کیا۔"

(تسنیم لاہور ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء)

یہ واقعی ایک عظیم کارنامہ ہے جو مولانا لقاء اللہ صاحب نے سرانجام دیا ہے اور اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے تھوڑی ہے۔

اس کے باوجود ایک خطہ مشرقی پنجاب میں ایسا بھی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز کا ایک وقت بھی ایسا نہیں آیا جب فضاء میں اذان نہ گونجی ہو جہاں ایک صبح بھی ایسی نہیں آئی۔ کہ جس میں قرآن مجید کا درس نہ دیا گیا ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہ بیان کی گئی ہوں۔ جہاں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا۔ کہ باری تعالیٰ کی حمد و ثنا میں گیت نہ گائے گئے ہوں اور ذکر الٰہی نہ ہوا ہو۔ اور پُرسوز دعائیں ہوا کے سینہ میں نہ تڑپی ہوں۔ جہاں ایک ماہ رمضان بھی ایسا نہیں آیا۔ کہ تراویح نہ پڑھی گئی ہوں۔ اور دن کو روزے نہ رکھے گئے ہوں۔ جہاں گیارہ سالوں میں سے ایک سال بھی ایسا نہیں گذرا جس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد نہ ہوا ہو۔ سالانہ اجتماع نہ ہوا ہو۔ جہاں کے رہنے والے درویش کہلاتے ہیں۔ اور جہاں ایک دن ایسا نہیں چڑھا جس دن تبلیغ اشاعت دین کے لئے جد و جہد نہ کی گئی ہو۔

وہ مقام وہ خوش قسمت سرزمین مشرقی پنجاب کی وہ مقدس بستی ہے جس کا نام

قادیان دارالامان ہے۔

آسمانی انعام کس کو ملتا ہے؟

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والوں کی علامتیں

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدقِ دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے۔ جو پورے طور پر اسکی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے۔ مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اسی کی راہ میں مرتا ہے۔ وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے۔ اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں۔ جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے۔ اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے۔ جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفاتِ الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بشریت کے رذائل شعلۂ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے۔ جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کرلے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے۔ گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح جس کو شعلۂ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے۔ وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے۔ بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے۔ تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے منجملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے۔ جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو جتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے۔ اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے۔ اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں۔ کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے۔ اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں۔ اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ اور بعض پیشگوئیاں اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کے لئے اور بعض اس کی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے۔ اور وہ غیب کے دروازے اس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اس پر اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے۔ یہ شرف تو اس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور اس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے۔ جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے۔ اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ اور مُردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے۔ اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اس کے کان کو بھی مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور بے قراریوں کے وقت انکی آواز سے تسلّی پاتا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اس کو پہنچ جاتی ہے سے

فلسفی کو منکرِ حنّانہ است
از حواسِ انبیاء بیگانہ است

اسی طرح اس کی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دی جاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ بشارت کے امور کو سونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبو اس کو آجاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اس کے دل کو قوت فراست عطا کی جاتی ہے۔ اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں۔ اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔ اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو۔ تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں، بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے۔ اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے۔ جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

اسی طرح اس کی پیشانی کو ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ جو بجز عشاقِ الٰہی کے اور کسی کو نہیں دیا جاتا۔ اور بعض خاص وقتوں میں وہ نور ایسا چمکتا ہے کہ ایک کافر بھی اس کو محسوس کر سکتا ہے۔ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ لوگ ستائے جاتے اور نصرت الٰہی حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پس وہ اقبال علی اللہ کا وقت ان کے لئے ایک خاص وقت ہوتا ہے۔ اور خدا کا نور ان کی پیشانی میں اپنا جلوہ ظاہر کرتا ہے۔

ایسا ہی ان کے ہاتھوں میں اور پیروں میں اور تمام بدن میں ایک برکت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کا پہنا ہوا کپڑا بھی متبرک ہو جاتا ہے۔ اور اکثر اوقات کسی شخص کو چھونا یا اس کو ہاتھ لگانا اس کے امراض روحانی یا جسمانی کے ازالہ کا موجب ٹھہرتا ہے۔

اسی طرح ان کے رہنے کے مکانات میں بھی خدا تعالیٰ ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ مکان بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے۔ خدا کے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اسی طرح ان کے شہر یا گاؤں میں بھی ایک برکت اور خصوصیت دی جاتی ہے جس پر ان کا قدم پڑتا ہے۔

اسی طرح اس درجہ کے لوگوں کی تمام خواہشیں بھی اکثر اوقات پیشگوئی کا رنگ پیدا کر لیتی ہیں۔ یعنی جب کسی چیز کے کھانے یا پینے یا پہننے یا دیکھنے کی شدت ان کے اندر خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ خواہش ہی پیشگوئی کی صورت پکڑ لیتی ہے۔ اور جب قبل از وقت اضطرار کے ساتھ ان کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ چیز میسّر آجاتی ہے۔

اسی طرح ان کی رضامندی اور ناراضگی بھی پیشگوئی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس جس شخص پر وہ شدت سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اس کے آئندہ اقبال کے لئے یہ بشارت ہوتی ہے۔ اور جس پر وہ بشدت ناراض ہوتے ہیں اس کے آئندہ ادبار اور تباہی پر دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ بباعث فنا فی اللہ ہونے کے وہ سراسر حق میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی رضا اور غضب خدا کا رضا اور غضب ہوتا ہے۔ اور نفس کی تحریک سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے یہ کمالات ان میں پیدا ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے دو بیرونی مشنوں کے متعلق

امام صاحب ووکنگ مسجد کے تاثرات

آج سے دو سال قبل غیر مبائعین کے جلسہ سالانہ پر جو خان بہادر غلام ربانی خاں صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا ایک سالانہ رپورٹ پڑھی گئی تھی جس کا ایک فقرہ یہ تھا:-

"اس میں شک نہیں کہ قادیان کی جماعت نے بھی بلاد غیر میں بیشمار روپیہ خرچ کرکے کچھ مشن کھولے ہیں۔ لیکن آپ پر واضح ہو کہ وہ مشن ایک دفتر سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے۔"

(فنانس بورڈ کی رپورٹ کارگزاری ۱۹۵۶ء)

اس فقرہ سے جو تاثر پیدا کرنا مقصود تھا الحمدللہ کہ اب خود خان بہادر صاحب موصوف کو بھی اس کے غلط ہونے کا احساس پیدا ہو گیا ہے آجکل آپ ووکنگ مسجد کے امام ہیں۔ اور یورپ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے احمدیہ مشن امریکہ اور ہالینڈ کے متعلق جن تاثرات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

واشنگٹن کا مرکز ربوہ

"واشنگٹن میں جماعت ربوہ کے متعلق کچھ اظہار خیال کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس مرکز کی جگہ اور عمارت کے انتخاب کی داد دینی پڑتی ہے۔ یہ مقام واشنگٹن کے اس حصہ میں ہے جو ہر لحاظ سے پسندیدہ ہے۔ اور تقریباً تمام ممالک کے سفارتخانے اسی حصہ شہر میں واقعہ ہیں۔ اور واشنگٹن کی عالی شان مسجد بھی اس مقام کے قریب ہے۔ علاوہ ازیں یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی۔ کہ مذکورہ مکان بہت صاف ستھرا اور اچھا مزین رکھا ہوا ہے۔ نیچے کا ایک کمرہ بطور مسجد زیر استعمال ہے۔ اور ایک کمرہ بطور دفتر و لائبریری ہے اوپر کی منزل میں رہائش کے وسیع اور موزوں متعدد کمرے ہیں۔ لائبریری میں اچھی قیمتی کتابیں ترتیب وار رکھی ہوئی ہیں اور معقول لٹریچر بھی موجود۔ رسالہ سن رائز "Sunrise" بھی اسی دفتر سے شائع ہوتا ہے۔ اس عمارت اور مسجد کا نام "فضل عمر مسجد" ہے۔ اور ساتھ ہی ایک خالی جگہ بھی ہے۔ جہاں پر مسجد بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ میں نے اس مختصر سے عرصہ میں دیکھا۔ کہ مسٹر خلیل احمد ناصر صاحب ایک مستعد نوجوان ہیں جو نہ صرف علمی لحاظ سے بہتر نظر آتے ہیں۔ بلکہ نیک اور پسندیدہ اخلاق و اطوار کی وجہ سے وہاں کی سوسائٹی میں ہر دلعزیز ہیں۔ تبلیغی لیکچروں کا سلسلہ انہوں نے اچھے وسیع پیمانے پر علاوہ واشنگٹن کے دیگر شہروں میں بھی جاری رکھا ہوا ہے۔"

(اخبار پیغام صلح ۱۵ر اکتوبر ۱۹۵۸ء صفحہ ۴ کالم ۱)

سفر ہالینڈ کے ذکر کے تحت لکھتے ہیں:-

ربوی مرکز میں

"۱۲ر تاریخ کو شیخ محمد طفیل صاحب ہمیں ہیگ لے گئے۔ جہاں جماعت ربوہ نے ایک مکان تعمیر کیا ہوا ہے۔ اس مکان کے ایک کمرہ کو جس میں چھوٹا سا محراب بھی ہے۔ جو بطور مسجد استعمال کیا جاتا ہے اور دوسرے کمرے کو بطور دفتر و نشست گاہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اوپر کی منزل بھی چند کمروں پر مشتمل ہے۔ یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ مکان مذکور صاف ستھرا تھا۔ یہاں پر دو مبلغ صاحبان ہیں۔ ایک حافظ یعنی حافظ قدرت اللہ صاحب۔ ناقل) اور دوسرا ان کا نائب۔ حافظ صاحب کے ساتھ المبعوث ۱۹۵۸ء ایمسٹرڈم میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ ایک فہمیدہ اور غیر متعصب انسان ہیں۔ اور اپنے کام کو خوبی سے چلا رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کو ملے۔ جو اس وقت انٹرنیشنل کورٹ ہیگ کے خاص کمرے میں ہمارے منتظر تھے۔"

(پیغام صلح ۵ر نومبر ۵۸ء)

قادیان میں

مجلس حسن بیان کا قیام

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد [illegible] کہ قادیان میں نوجوانوں اور تعلیم یافتہ احباب کے اندر عمدہ تقریریں کرنے کی قابلیت پیدا کی جائے۔ صدر انجمن احمدیہ نے ایک مجلس بنام "مجلس حسن بیان" قائم کرکے خاکسار کو اس کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ اس کے تحت قادیان میں انشاء اللہ مہینہ میں دو بار مجلس کے اجلاسات ہوا کریں گے جن میں نو آموز مقررین کو تقریروں کی مشق کرائی جایا کرے گی۔ اور ان کی کارروائی کو خلاصۃً بدر میں بھی شائع کروایا جاتا رہے گا۔

علاوہ ازیں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا یہ بھی ارشاد ہے کہ احباب جماعت میں تحریر کا ملکہ بھی پیدا کیا جائے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے پاس یہی دو ہتھیار ہیں جن کے ساتھ ہم نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے کارزار عمل میں کودنا ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہمارے یہ دونوں ہتھیار کافی تیز اور کارگر ہوں۔ لہذا تحریری مقابلوں کے لئے عنقریب ایک لائحہ عمل تیار کرکے بدر میں شائع کر دیا جائے گا۔ اور جماعتہائے بھارت کے ان احباب کو اس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی جو تحریر کی قابلیت رکھتے ہوں یا اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہوں۔ گو یہ لائحہ عمل ابھی مرتب نہیں ہوا۔ لیکن [illegible] ایک ذہنی خاکہ یہ ہے کہ کوئی عنوان مقرر کرکے احباب کو اس پر مضامین لکھ کر بھجوانے کی دعوت دی جائے گی۔ اور جو مضامین اول و دوم آئیں گے ان کو اخبار بدر میں اور غالباً الفضل میں بھی شائع کروایا جایا کرے گا۔

مجلس حسن بیان کے تقریری پروگراموں کا افتتاح مورخہ ۱۱/۵۸-۱ کو رات کے آٹھ بجے محترم جناب مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل مسجد مبارک میں دعا کے ساتھ فرما چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے ارشاد کی کما حقہٗ تعمیل کرکے ثواب حاصل کر سکیں۔ اور سلسلہ کے لئے مفید بن سکیں۔

حکیم خلیل احمد۔ صدر مجلس حسن بیان قادیان

بہ یاد مولوی رحمت علی صاحب مرحوم آف قادیان مبلغ انڈونیشیا

از محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

ہزار رحمت حق ہو مزار رحمت پر
رہے جو ذکر محمدؐ کا کو بہ کو کرتے

بہت ہی نرمی سے تبلیغ احمدیت کی
مقابلہ بھی وہ جرأت سے دو بدو کرتے

ہزاروں لوگ جو جاوا سماٹرا کے تھے
وہ اعتراف صداقت کا برملا کرتے

انہی کے اسوۂ حسنہ کا یہ تاثر تھا
کہ عدو بھی احمدی ہونے کی آرزو کرتے

بسر کی عمر بلاغ مبین میں اپنی
مسیح و مہدی کا تذکار سو بسو کرتے

گذارے سخت علالت میں آخری دو سال
رہے طبیب یونہی زخم کو رفو کرتے

درخواست ہائے دعا

۱- عزیزم ابو طاہر صاحب احمدی برہ پورہ بھاگلپور کو اللہ تعالیٰ نے بی۔ اے کے امتحان میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیز موصوف اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ (عبدالحق مبلغ بھاگلپور)

۲- مکرم مولوی منصور علی صاحب وکیل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) عرصہ سے شدید بیماری میں مبتلا ہیں۔ آپ جماعت کے ایک مخلص نوجوان ہیں۔ نہایت دردمند دل کے ساتھ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ صحابہ کرام۔ درویشان قادیان۔ اور احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالحق مبلغ بھاگلپور)

۳- نیازمند امسال میٹرک کا امتحان کشمیر یونیورسٹی سے دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور درویشان کرام سے شاندار کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار فضل الرحمن ڈرافٹس مین راج باغ سری نگر)

۴- مکرم ملک عزیز احمد صاحب (صحابی) دارالفضل قادیان حال پورن نگر (سیالکوٹ) مرض سرطان کا ریڈیم سے میو ہسپتال لاہور میں علاج کرا رہے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ کافی آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ - (ملا)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ قادیان

۵- میرے ہمزلف حمید احمد صاحب آٹو موبائل سروس والے حیدرآباد دکن کی زمین کے مقدمہ میں باعزت کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار مرزا محمود احمد درویش قادیان

ہالینڈ میں یورپ کے احمدی مبلغین کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ریڈیو ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعے ملک کی فضا اسلام کے زندگی بخش پیغام سے گونج اٹھی

صدر اجلاس محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مبلغین اسلام کی ایمان افروز تقاریر۔ تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کیلئے اہم فیصلے

خبر رساں ایجنسیوں اور نمائندگان پریس کی شرکت۔ اخبارات میں تصاویر اور خبریں

ٹیلی ویژن کے ذریعے کانفرنس کے نظارے کئی دن تک دکھائے جاتے رہے!

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ

(۳)

اخبارات اور پریس میں تذکرہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کانفرنس کے متعلق جو دلچسپی اس دفعہ یہاں کے پریس والوں نے لی وہ بہت غیر معمولی اور خوش کن ہے۔ پریس کانفرنس کے موقعہ پر بیس کے قریب نمائندگان اخبارات موجود تھے۔ پہلے دن کی کارروائی ٹیلی ویژن پر بڑے اہتمام کے ساتھ ریکارڈ ہوئی۔ مختلف مؤقر جریدوں اور بیرونی خبر رساں ایجنسیوں خصوصاً ایسوسی ایٹڈ پریس اور یونائیٹڈ پریس والوں نے خاص دلچسپی کا ثبوت دیا۔ انڈونیشیا کی یونا ایجنسی نے ایمسٹرڈم سے ٹیلیفون پر تفصیلی حالات دریافت کئے اور انہیں بذریعہ تار برقی اپنے ملک میں بھجوایا۔ یہاں کے اخبارات کے تراشے ہمیں ابھی تک موصول ہو رہے ہیں۔ جن میں ہالینڈ کے مشہور اور مؤقر کثیر الاشاعت اخبارات شامل ہیں۔ ہالینڈ کے شہر روٹرڈام سے نکلنے والا مؤقر ترین اخبار NIEUWE ROTTERDAMSE COURANT نے اپنی ایک اشاعت میں کانفرنس کی خبر دینے اور مبلغین کا ذکر کرنے کے بعد لکھا:۔

"ہالینڈ مشن کی بنا دسمبر ۱۹۴۷ء میں رکھی گئی
۱۹۵۰ء میں اس کی مسجد کے لئے
زمین خریدی گئی اور ۱۹۵۵ء میں مسجد
تعمیر ہو گئی۔ اس مشن سے ایک لاکھ
کتب اور رسالے وغیرہ شائع
کر کے پھیلائے جا چکے ہیں۔"

اس کے بعد اس نے جماعت احمدیہ کی پوری تاریخ دی ہے اور لکھا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ مسلمانوں کی بیدار ترین جماعت ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ انہوں نے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کئے ہیں اور اب منجملہ اور تراجم کے روسی ترجمہ کی اشاعت زیر تکمیل ہے۔"

پھر اخبار مذکور نے جماعت کی تبلیغی مساعی اور اس کے نتائج کا ذکر کیا ہے اور آخر پر ہمارے پریس کانفرنس والے بیان کا حوالہ نقل کرتے ہوئے اپنے طویل مضمون کو یوں ختم کیا ہے کہ:۔

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یورپ اپنے عزت و وقار کو جلد کھوتا جا رہا ہے۔ اور دن بدن مشکلات میں پھنستا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کا پیغام ان مشکلات کا صحیح حل ثابت ہوگا کیونکہ آج یہی ایک پیغام ہے جو دنیا میں از سر نو اتحاد و امن اور عالمگیر اخوت کے جذبات پیدا کرنے کی قوت اپنے اندر رکھتا ہے۔"

ہیگ کے اعلیٰ طبقہ میں مقبول اخبار HET VADERLAND نے اسی خبر کا یہ عنوان دیا۔

"اسلام دنیا کا آئندہ مذہب ہے"
"مبلغین اسلام کی چھٹی کانفرنس"

اسی اخبار نے کانفرنس اور جماعت کے حالات نیز ہالینڈ مشن کی مساعی کے تذکرہ کے ساتھ یہ امر خاص طور پر ذکر کیا کہ ان مبلغین کا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا میں موجودہ مشکلات کا حل اسلام کے اس کے پیغام میں مضمر ہے۔

روٹرڈم کا ایک اور روزنامہ HET VRIJE NIEUWE DAGBLAD نے یہ عنوان دیا:۔

"اسلام یورپ کو فتح کرے گا"

اس اخبار نے بھی تفصیل سے جماعت کی تبلیغی مساعی کا ذکر کیا ہے۔ اور پھر موٹے الفاظ میں ہمارے ایک بیان کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:۔

"ہم یورپ میں اس لئے نہیں آئے کہ یہاں سکول، ہسپتال اور ایسے ہی اور سوشل ادارے قائم کریں بلکہ ہم یہاں اسلام کا روح پرور پیغام لے کر آئے ہیں کیونکہ یہاں خدا کے نام کا خانہ خالی ہوتا جا رہا ہے اور اسے دن بدن بھلایا جا رہا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اسلام ایک دن ضرور غالب آکر رہے گا مگر کسی مادی طاقت کے بل بوتے پر نہیں بلکہ محض اپنی روحانی طاقت کے اثر سے۔"

ہمارے بیان کے اکثر حصوں کو اس اخبار نے نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ جماعت جس رنگ میں اسلامی لٹریچر اور تراجم قرآن کو ان ممالک میں پھیلا رہی ہے اس کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

اسی طرح ہالینڈ کے اہم شہر HILVERSUM جو کہ ریڈیو براڈ کاسٹ کا سنٹر ہے کے ایک روزنامہ نے موٹے الفاظ میں لکھا کہ:۔

"ایک مسلم جماعت تعلیم یافتہ عیسائیوں کو مسلمان بنا رہی ہے"

عنوان کے نیچے اخبار نے مختلف امور ذکر کرنے کے بعد ہمارے ایک بیان کو نقل کیا کہ:۔

"ہماری تبلیغ کی ابتدا گو معمولی نظر آ رہی ہے مگر بہت ہی امید افزا ہے۔"

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا کام لوگوں کو اسلام کی طرف لانا ہے مگر اس ضمن میں سب سے اہم کام عوام کی غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے۔ جو انہیں اسلام کے متعلق پیدا ہو چکی ہیں۔ ...... ہماری اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ہم باہمی مشوروں سے اپنے تبلیغی کام کو تیز سے تیز تر کر سکیں ...... یورپ میں اسلام کی طرف بڑھنے والا طبقہ اکثر نوجوان آزاد خیال طالب علموں کا ہے یا دوسرے تعلیم یافتہ وہ ہیں جنہیں عیسائیت سے مایوسی ہوئی ہے۔"

ایک کٹر قسم کے کیتھولک اخبار (HET BINNENHOF) جو ہیگ سے شائع ہوتا ہے نے اپنی ایک اشاعت میں بڑے دو کالموں میں جلی حروف میں عنوان دیا کہ

"یہ مسلم مبلغین یورپ کو مسلمان بنانے آ رہے ہیں۔"

عنوان کے نیچے ہمارے پریس کے بیان کے مختلف حصے نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ

"ان نمائندگان اسلام کے نزدیک اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ اسلام ایک دفعہ پھر ساری دنیا میں پھیل جائے۔ اور اس کے لئے ان کے لٹریچر میں پہلے سے پیشگوئی موجود ہے۔ نیز ان کا یہ کہنا ہے کہ اسلام کی یہ فتح کسی مادی طاقت سے نہیں ہوگی۔ بلکہ اسلام کی پاکیزہ تعلیم کے ذریعہ ہوگی۔ اور اس غرض کے لئے وہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔"

اس کے بعد اس نے ہمارے تراجم قرآن مجید کی اشاعت اور دیگر لٹریچر کا ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی جماعت کی مختصر تاریخ اور جماعت کی مساعی کے ضمن میں یورپ کی مساجد کا ذکر کیا ہے۔

ہیگ کا ایک کثیر الاشاعت روزنامہ NIEUWE HAAGSCHE COURANT جلی الفاظ میں لکھتا ہے:۔

"مغربی یورپ میں اسلامی مہم کا آغاز"

اور پھر نیچے ہمارے بعض بیانات کو مختصراً یوں درج کرتا ہے:۔

"اسلام کسی ایک خاص قوم یا علاقہ کا مذہب نہیں بلکہ یہ عالمگیر مذہب ہے اور موجودہ عالمی مشکلات کا حل اسی میں مضمر ہے ...... اس میں کوئی شک نہیں کہ گذشتہ بارہ سال کے عرصہ میں یورپ کے بہت بڑی تعداد میں اسلام کو عملاً قبول نہیں کیا مگر یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ اس عرصہ میں اس جماعت کی کوششوں سے ایک بہت بڑی تعداد اسلام سے ہمدردی رکھنے والوں کی ضرور پیدا ہو گئی ہے۔ جو بہت ہی خوشگوار اور امید افزا ہے۔"

اس کے بعد اخبار مذکور نے ہمارے تراجم قرآن کریم کا ذکر کیا اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے کام کو بہت سراہا۔

ایک اخبار DE NOORD OOSTEN نے ہمارے پریس بیان کا یہ فقرہ بطور عنوان شائع کیا کہ

"یورپ اپنے وقار کو بہت جلد کھوتا چلا جا رہا ہے۔"

ایمسٹرڈم کے سب سے کثیر الاشاعت اخبار HET PAROOL نے بڑے سائز کی ایک فوٹو دیتے ہوئے احمدی مبلغین کے اجتماع کا ذکر کیا۔ روٹرڈم اور ہیگ کے دو اور بڑے اہم روزناموں DE ROTTERDAMMER اور HET VRIJE VOLK نے بڑے سائز کی تصاویر شائع کیں جس میں مبلغین کو نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

ایمسٹرڈم کے ایک اور مؤقر اخبار
Algemeen Handelsblad
نے جلی الفاظ میں یہ سرخی دی ہے کہ یورپ میں
مسلم مبلغین کا اجتماع"
"جماعت احمدیہ ہیگ میں ایک کانفرنس منعقد
کر رہی ہے۔

اس اخبار نے تفصیل کے ساتھ پبلک
جلسہ میں ہمارے مبلغین کی تقاریر کا نام بنام
ذکر کیا ہے۔ اور تقاریر کے خلاصے درج
کئے ہیں۔ نیز مکرم جناب چوہدری صاحب کے
خطاب کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اخبار
مذکور کی یہ رپورٹ تمام کانفرنس کی تفصیل اور
جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر مشتمل ہے۔
اسی طرح ہیگ کا ایک اور مؤقر اخبار
HAAGSCH COKRANT
جس کی اشاعت ایک لاکھ سے زیادہ ہے جلی
حروف میں لکھتا ہے۔
"احمدیہ مسلم مشن کی بین الاقوامی کانفرنس"
اور پھر ہمارے پریس کے بیان کے حوالہ جات
- - - - - - درج کرتے ہوئے جماعت
کی مساعی کا ذکر کرتا ہے۔
ہیگ کے اخبار HAAGSCH
Dagblad نے اپنی ایک اور
اشاعت میں تین سطور کے جلی عنوان میں لکھا
ہے "اسلام دیگر مذاہب عالم کے ساتھ
صلح اور سلامتی کے جذبات رکھنا چاہتا
ہے" پھر عنوان کے بعد کانفرنس کی جملہ کارروائی
بتفصیل درج کرتا ہے۔
ہیگ کے اخبار HET VRIJ
VOLK نے ایک دوسری اشاعت
میں لکھا
"اسلام دنیا کا آخری مذہب ہے۔
ہیگ کی ایک عمارت میں ان الفاظ کی گونج"
رپورٹ میں مضمون نگار نے بہت سے دیگر
امور کے علاوہ مشن کی مہمان نوازی اور مبلغین
کے پختہ ارادہ اور یقین اور پھر پروفیسر کرامر
کے مشہور اعتراض کا ذکر کیا ہے جس میں
پروفیسر مذکور نے جماعت کا نہایت تعریفی
رنگ میں ذکر کیا ہے۔ نیز اخبار مذکور نے
اپنے بیان میں ہماری جماعت ہالینڈ کے چند
ڈچ مسلموں کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور دیگر متعلقہ
امور دلچسپی کے ساتھ بیان کئے ہیں۔
ایمسٹرڈم کے ایک اور اخبار
DE GROENE AMSTERDAM
نے بھی ایک خاص رپورٹ تفصیل سے درج
کی ہے۔ اسی طرح HAAGSCH
POST ہالینڈ کا دوسرے نمبر کا ہفتہ وار
پرچہ ہے اور اعلیٰ طبقہ میں مقبول ہے۔ اس نے
بھی اپنی ۲۷ ستمبر کی اشاعت میں ہماری مسجد
اور کانفرنس کا ذکر کیا۔
ہیگ کے اخبار HET
VADERLAND نے ایک دوسری
اشاعت میں ہمارے اس ریذ دیلیگیشن کا تفصیل
کے ساتھ ذکر کیا جس میں ملک سپین میں تبلیغ

کی آزادی نہ ہونے پر احتجاج کیا گیا تھا۔
ان جملہ اخباری رپورٹوں اور پریس کے
بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ اس کانفرنس
کی وجہ سے بفضلہ تعالیٰ تمام ملک میں ایک
حرکت سی پیدا ہوگئی ہے۔ اور احمدیت کے
پیغام کی ایک بجلی کی سی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہم
خدا تعالیٰ کے بہت شکر گذار ہیں کہ اس
نے ہماری حقیر مساعی کو نوازا ہے جس کی
وجہ سے یہ موقع لوگوں کی توجہ جذب کرنے کا
باعث ہوا۔

رپورٹ کے اختتام سے قبل میں یہ
ضروری سمجھتا ہوں کہ احباب جماعت کی
توجہ اس طرف خاص طور پر مبذول کراؤں
کہ یورپ کے لامذہبیت کے ماحول میں اگر
اسلام کا نام بلند ہو رہا ہے تو کسی کے
بلند ارادوں اور پختہ عزائم کا مرہون منت ہے
وہ ذات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ
اللہ بنصرہ العزیز ہی کی ذات ہے جس
نے دن رات ایک کر کے محض اسلام اور
احمدیت کی خاطر اپنی تمام تر صلاحیتوں کو
وقف کر دیا۔ اور تائید الٰہی کے ساتھ عظیم الشان
کارہائے نمایاں دکھائے پس ایسے حالات
میں ہم سب کا فرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی
صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے
بارگاہ الٰہی میں درد دل اور خشوع خضوع کے
ساتھ دعائیں کریں۔
نیز ان مبلغین کے لئے بھی دعا کی درخواست
ہے۔ جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر
لبیک کہتے ہوئے اس تبلیغی میدان کارزار
میں کود پڑے ہیں۔ ان کا کام بہت مشکل
اور صبر آزما ہے۔ انہیں بھی ایک لمبی
اور مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ
بھی احباب جماعت کی پُر خلوص دعاؤں کے
محتاج ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی حقیر مساعی
میں مزید برکت ڈالتا چلا جائے۔ اور ہمارے
آقا کے پختہ عزائم و ہمت میں سے ان کو
بھی وافر حصہ ملے۔ تا اسلام کی فتح و نصرت
کا دن قریب سے قریب تر ہو جائے اور
ساری دنیا جلد از جلد اسلام کی آغوش
میں آکر تسکین قلب حاصل کرے۔ اور وہ
دن جلد آجائے کہ جبکہ سرور کونین حضرت
محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
سچے خادم حضرت احمدؑ کی عزت ساری
دنیا میں قائم ہو جائے۔

اردو دان اطالوی پروفیسر بارطولینی کی ربوہ میں آمد

مجلس اردو کے زیر اہتمام پروفیسر موصوف کا اردو میں لیکچر

ربوہ ۱۰ر نومبر۔ اردو دان اطالوی
پروفیسر آوسوالڈو بارطولینی جو آجکل پاکستان
آئے ہوئے ہیں کل مجلس اردو تعلیم الاسلام
کالج کی دعوت پر لاہور سے ربوہ آئے۔ آپ
میلان یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر ہیں۔
اور اطالوی ہونے کے باوجود اردو کافی
روانی اور درست لہجے کے ساتھ بول سکتے
ہیں۔ آپ نے یہ زبان محض ذاتی کوشش
اور ذاتی شوق و شغف کی بنا پر سیکھی ہے
اور کسی ماہر استاد اور کتب لغت وغیرہ کی
سہولت میسر نہ آنے کی وجہ سے اردو
سیکھنے میں آپ کو کافی مشقت اٹھانی
پڑی ہے۔

ربوہ پہونچنے کے بعد کل بارہ بجے
دوپہر کے قریب کالج کے کیمسٹری تھیٹر میں
آپ نے مجلس اردو کے زیر اہتمام "اردو
زبان سے مجھے کیسے دلچسپی پیدا ہوئی" کے
موضوع پر طلبہ کالج سے اردو میں ہی خطاب
کیا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض
جناب پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد
نے ادا فرمائے۔ پروفیسر آوسوالڈو بارطولینی
نے اپنی تقریر کے دوران میں بتایا کہ گذشتہ جنگ
عظیم میں مجھے ایک جنگی قیدی کی حیثیت
سے کچھ سال ہندوستان میں رہنے کا اتفاق
ہوا۔ مجھ سے تمام ہتھیار لے لئے گئے تھے۔
اور میں اس وقت بالکل نہتہ تھا۔ مجھے خیال
آیا کہ میں ایک اور ہتھیار سے اپنے آپ کو
مسلح کر کے اس نئے ماحول میں اپنے وطن
کی کچھ نہ کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے
کہ میں یہاں کی زبان سیکھ لوں تا اور یہاں کے
لوگوں میں گھل مل کر ان کی ہمدردیاں حاصل
کروں۔ میں ابھی مصر سے ہندوستان کی
طرف جا ہی رہا تھا کہ میں نے راستہ میں
ہندوستانی سپاہیوں سے جو مجھ پر بہت
مہربان تھے اردو کے الفاظ سیکھنے شروع
کر دیئے۔ ہندوستان پہونچتے پہونچتے میں
ڈیڑھ سو الفاظ سیکھ چکا تھا۔ ہندوستان
پہونچنے کے بعد بھی میں نے الفاظ یاد کرنے
اور وہاں کے باشندوں سے انہی کی زبان
میں باتیں کرنے کی مشق جاری رکھی۔ مجھے زبان
سیکھنے میں زیادہ تر اشاروں سے ہی کام
لینا پڑتا تھا۔ اور بعض اوقات بہت دقت
پیش آتی تھی۔ قید میں کتابوں یا کسی استاد
کا میسر آنا محال ہی نہیں ناممکن تھا۔ استعمال
کے لئے جو صابن مجھے ملا کرتا تھا میں اس
پر لپٹے ہوئے کاغذ کو اتار کر محفوظ کر لیتا
اور اس پر لکھے ہوئے الفاظ کو پڑھنے کی
کوشش کرتا۔ اس طرح ۲ سال کے عرصہ
میں میں ٹوٹی پھوٹی اردو بولنے اور اسی طرح

کچھ پڑھنے کے قابل ہو گیا۔ ڈیڑھ سال
کے بعد حسن اتفاق سے مجھے اردو کی پہلی
کتاب ملی جسے میں نے بہت ہی شوق اور
دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اسی دوران میں
میں نے ہندی کی بھی شدھ بدھ حاصل کی۔
اطالیہ واپس لوٹنے کے بعد چھ سات سال
تک مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جس سے میں
اس زبان میں بات کر سکتا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ
ساری مشق جاتی رہی اور میں دل ہی دل میں
کڑھنے لگا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ میلان یونیورسٹی
کے ایک مدرسہ میں ہندی کی ایک کلاس جاری
ہوئی۔ جونہی مجھے معلوم ہوا میں نے اس میں
داخلہ لے کر سند حاصل کی۔ میں نے وہاں
تجویز پیش کی کہ کیوں نہ مدرسہ میں اردو کی
کلاس بھی جاری کر دی جائے۔ میری یہ تجویز
منظور کر لی گئی۔ اور مجھے ہی وہاں پڑھانے پر
مقرر کر دیا گیا۔ سو اب میں میلان یونیورسٹی
میں اردو کا پروفیسر ہوں۔ تقریر کے بعد
سوالات کا بھی موقعہ دیا گیا۔ پروفیسر صاحب
موصوف نے نہ صرف سوالات کے جواب
دیئے۔ بلکہ آپ نے ایک اطالوی نظم سنائی
اور اس کا اردو ترجمہ بھی پیش کیا جو بہت
پسند کیا گیا۔
بعد میں ایک ملاقات کے دوران میں
پروفیسر بارطولینی نے ازراہ تفنن بتایا جب
میں نے میلان یونیورسٹی میں پڑھانا شروع
کیا تو مجھے بعض اوقات گھر پر آٹھ آٹھ اور
دس دس گھنٹے تک اردو کی مشق کرنی پڑتی
تھی۔ اور اردو کتب کے مطالعہ میں غرق
رہنا پڑتا تھا۔ اس پر میری بیوی مجھ سے ناراض
ہو گئی اور مجھ سے کہنے لگی، تمہاری بیوی میں ہوں
یا اردو تمہاری بیوی ہے۔

حضور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروفیسر بارطولینی نے ربوہ کے ادارہ
جات دیکھنے کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ
المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات
کا شرف حاصل کیا۔ بعد میں آپ نے ایک
ملاقات میں بتایا کہ مجھے حضرت امام جماعت
احمدیہ سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے
بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے۔ میں آپ کا از حد
ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے علالت طبع اور
مصروفیت کے باوجود ملاقات کا وقت دیا۔
اور مجھے اپنے قیمتی خیالات سے مستفید
ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ ربوہ کی تعمیر اور
اس کے ادارہ جات کا ذکر کرتے ہوئے
پروفیسر بارطولینی نے کہا جماعت احمدیہ کی اپنی کوشش
سے ایک چٹیل اور بے آب و گیاہ میدان کا چند ہی سال
کے اندر اندر ایک ایسے شہر میں تبدیل ہو جانا کہ جس میں

کالج سکول اور تبلیغی ادارہ جات سب ہی موجود ہیں
ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔ یہ کام وہی سر انجام دے
سکتے ہیں جن میں مشنری سپرٹ کارفرما ہو نیز مزید کہا میں نے
یہاں لوگوں میں وہی جذبہ اور وہی ایمان کارفرما دیکھا ہے جو
مسیح (علیہ السلام) کے ابتدائی حواریوں میں موجود تھا۔
آپ نے ربوہ کے تعلیمی اداروں میں سے خاص طور پر جامعہ
احمدیہ کا ذکر کیا جہاں پاکستانی طلبہ کے علاوہ خاصی
تعداد میں غیر ملکی طلبہ بھی علم دین حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے
کہا میں نے پاکستان کے کسی کالج یا یونیورسٹی میں بھی
اتنی تعداد میں غیر ملکی طلبہ نہیں دیکھے جتنی تعداد میں یہاں موجود ہیں۔ اور پھر وہ دینی علم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ سب باتیں میرے لئے نئی ہیں۔ اور دلچسپی کو بڑھانے والی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ میں ایک ہمیشہ ہمیشہ قائم رہنے والی یاد

تاثراتِ قادیان

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مشاہدۂ جمال ماہرین نفسیات نے اپنی تحقیقات میں خود "تحت الشعور" کی جو بحث چھیڑی ہے۔ اگر ہم اس کے تمام درجوں کا ادراک کرنا چاہیں تو ہمیں جمالستانِ عالم کی اس بلندی پہ کھڑا ہونا ہوگا۔ جہاں محبوب کا دیدار کبھی "رنگِ جلی" اختیار کرتا ہے اور کبھی "رنگِ خفی"۔ عشق و محبت کی وہ صلاحیتیں جو فی الجملہ ہر طبع لطیف میں موجود ہوتی ہیں۔ عموماً ان کا اظہار مشاہدۂ جمال کے بعد ہوا کرتا ہے۔ انسان میں ہر "خیال لطیف" سے ہم کنار ہونے کی خواہش ودیعت کی گئی ہے۔ نغمۂ موسیقی کی کیف پرور لہریں انسانی جذبات میں تلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی آدمی "تجلیاتِ حسن" سے لطف اندوز ہونے کی فرصت نہیں پاتا تو یہ اس کی بدنصیبی کہلائے گی۔ فطرت کے حسین تقاضوں کی تکذیب نہیں کی جا سکتی۔ اسی لئے ضرورت ہے ہمیشہ رباب دل کو مضراب کی اور دیدۂ بینا کو جلوہ یار کی۔ لیکن آخر کس مخفی طاقت نے انسان کو پرستشِ حسن پر ابھارا ہے؟ اور اس کو ایک غمزۂ یار کا صیدِ زبوں بنا دیا ہے؟ اس کو ہم سمجھ نہیں سکتے۔ لیکن اس سے لطف اندوز ضرور ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے تحت الشعور کی ایک غیر شعوری کیفیت ہے۔

تحت الشعور بے شک کبھی کبھی ہمارے سامنے دلائل و براہین کی بے پناہ فوج ہوتی ہے اور ہم مخالف کے قلعہ پر حملے کر کے اسے مسمار کر دیتے ہیں۔ مگر یہ مشاہدۂ حسن کی دعوت نہیں بلکہ تیغ زنی کی جھنک ہوتی ہے۔ اگر ہم خدانخواستہ کبھی اپنے ان حربوں کا بداحتیاطی سے استعمال کریں تو اس ذہنیت بجائے محبت کے نفرت سے نفرت پیدا ہوتی ہے" والا مقولہ صادق آنے لگتا ہے۔ لیکن اگر ہم انسان کے تحت الشعور میں داخل ہونے کی کوشش کریں اور اس میں کامیاب ہو جائیں۔ تو فرد نہیں بلکہ قوم کی زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا کر سکتے ہیں آخر (HERO'S WORSHIP) یا اکابر پرستی والی رسم کون سی شعوری کیفیت کا مظاہرہ ہے؟ "تثلیث" "زردان یا تناسخ" ان میں سے کون سا فلسفہ "تختۂ شعور" پر تجربہ کیا جا سکتا ہے؟ یہ تو اس عہد کی مسخ شدہ یادگاریں ہیں جب ادیانِ عالم نے انسان کے تحت الشعور میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ایک وقت آیا کہ شعور کی ظاہری سطح پہ لحاد و دہریت، اباحت و ہدامنت اور عقل و فلسفہ کے نقوش ابھر آئے۔ مگر تحت الشعور ہمیشہ خدا و برگزیدگان خدا کے آستانہ پہ سر جھکاتا رہا۔ یورپ کا فلسفۂ زندگی اس فطری صداقت پر شاہد و ناطق ہے۔ اور آج روس کا مذہب پرست اسلاف کے کارناموں کی نمائش کرنا اس ابدی سچائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ غرض انسانی نفسیات کی لہریں بڑی بلند اور بڑی گہری ہیں۔

حفاظتِ مرکز اگر تاریخ نے یہ شہادت دی کہ تقسیم ہند کے بعد مشرقی پنجاب کے سارے مسلمان خوف و طمع کے عالم میں پاکستان کو چلے گئے سوائے قادیان کے چند سربکف و کفن بردوش مجاہدوں کے جو آگ کے نیچے بھی دیارِ یار میں دھونی رمائے بیٹھے رہے تو ہمیں محسوس کرنا چاہیئے کہ یہ محض اس شعوری جرأت کا نتیجہ نہ تھا جو منطق و علم کلام کی بدولت حاصل ہوا کرتی ہے۔ بلکہ یہ اس تحت الشعور کیفیت کا بے تابانہ اظہار تھا جہاں صرف خدا اور اس کے مسیح کا دستِ تصرف کارفرما تھا۔ اگر آج عقل و شعور کے عالم میں اس سرگذشت پہ غور کیا جائے تو ذرا عقل سرگریباں ہو جاتی ہے۔

صفتِ ظاہر و باطن جو جماعت احمدیہ کے علم کلام سے خوفزدہ ہو کر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس جماعت کا بس یہی "مذہبی اثاثہ" ہے۔ وہ دراصل صرف خدا کی "صفتِ ظاہر" سے واقف ہوتے ہیں۔ خدا کی "صفت باطن" جس کا انکشاف تحت الشعور میں ہوتا ہے۔ وہاں تک ان کی رسائی نہیں۔ اس وقت جماعت احمدیہ قادیان نے اپنی تحت الشعوری حالت کو حفاظتِ مرکز، انابت الی اللہ اور ترک دنیا کے ذریعہ مثالی رنگ میں پیش کیا ہے۔ اس سنت مطہرہ کو دیکھ کر ہم نے یہ سمجھا کہ جماعت احمدیہ وہ اصلی اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے۔ رہ گیا علم کلام اور مباحثہ و مناظرہ تو وہ فی الحقیقت تحت الشعور کی وہ "ہوائی بجلی" تھی۔ جس نے عارضی طور پر "حرارتِ محبت" سے یہ شکل اختیار کر لی تھی۔ ہم صرف منکرین آدم اور خلافت ارضی کا حق چاہتے ہیں۔ یا یہ کہیئے کہ ایک پاکیزہ معاشرت، مقدس ماحول اور احترام انسانیت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ ہر انسان کے تحت الشعور میں ان جذبات کی آندھی ہوتی ہے۔ وہی کبھی محمد کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور کبھی احمد کی شکل میں۔ صلی اللہ علیہم اجمعین۔ آج قادیان کے درویش ترک الدنیا درویشوں کی پیشانی پہ ان تقاضوں کے نقش ہیں۔

جلوۂ دوست قادیان آج ایک اجڑا دیار ہے۔ مگر وہاں کوئی "محکمۂ آثار قدیمہ" نہیں۔ پھر بھی اسیرانِ محبت دور دور سے اس آستانے پر سر جھکانے آتے ہیں۔ قادیان کے پاس اس وقت کوئی ایسا سرمایہ نہیں جو انسان کے شعور کو ہدیہ میں دے سکے۔ آج تو انسانی شعور معاشی مسائل کا حل اور مغربی فلسفہ کے تخلیقی کارناموں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لئے قادیان انسان کے بالائی شعور کو کیسے مطمئن کر سکتا ہے؟ ہاں اس کے پاس ایک "جلوۂ دوست" ضرور ہے۔ جو تحت الشعور میں چھپا ہے۔ اور وہی اس کو اس آستاں کی جبہہ سائی پر مجبور کرتا ہے۔ دیوانوں کی ریت ہی الگ ہوتی ہے۔ اہل خرد معاشی کشادگی حاصل کرنے کے لئے جدید فلسفۂ معاشیات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ مگر کشتگانِ قادیان اپنی ذات اور اہل و عیال کے رزق میں تنگی پیدا کر کے جمال یار کی جستجو میں نکلتے ہیں۔ پہلا تقاضہ حیوانیت کا ایک مظاہرہ ہے۔ اور دوسرا انسانیت کا مشاہدہ۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ قادیان انسان کو انسانیت کا پیغام دیتا ہے۔

سیاسی روحانی ادارے آج بین الاقوامی مسائل پر ادارۂ اقوام متحدہ میں بحث ہوتی ہے۔ اور ہر ملک اپنے معاملات اسمبلی و پارلیمنٹ میں قیل و قال کے ذریعہ طے کرتا ہے۔ انسان کو بڑے بڑے سیاسی اسٹیجوں سے اخلاق کا درس دیا جاتا ہے۔ مگر اس پند و نصیحت کے تحت الشعور میں داخل ہونے کا راستہ نہیں ملتا جھنجھوڑتے بہت ہیں۔ مگر جذبات خفتہ بیدار نہیں ہوتے۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ جو تعلیم "سفینۂ شعور" میں سجا کر پیش کی جاتی ہے اس کی ترتیب بہت جلد درہم برہم ہو جاتی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہر آیت الہیہ کا ایک ظہر اور ایک بطن نہ ہوتا۔ اور مولینا روم "پائے استدلالیاں چوبیں بود" نہ فرماتے۔

مسلمانوں میں فرقۂ اسماعیلیہ کو یہ حقیقت سمجھائی گئی تھی۔ "نظریۂ نبوت و نظریۂ امامت" کی بنیاد اسی پہ تھی۔ اس کلیہ کے ماتحت "تحت الشعور" انسان کے شعور کا محافظ و رہنما تھا۔ مگر افسوس کہ اس فرقہ کا یہ فلسفہ بھی سیاسی کشمکش کی "نذر" ہو گیا۔ یزید کو بھا یہ تھا کہ لوگ اس کے مال و منال سے محبت کریں گے۔ پر خاندان نبوت کی سادگی، وفا اور تمکنت سے۔ اسے کیا خبر تھی کہ بنو امیہ کا جاہ و جلال دیکھنے کے بعد کوئی شخص یہ بھی کہے گا۔ کہ

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

لاہوری پارٹی اس عہد میں بھی کچھ اسی طرح تاریخ نے اپنے آپ کو دہرایا ہے۔ خلافت ثانیہ کے وقت ایک پارٹی قادیان چھوڑ کر لاہور چلی گئی۔ اسے اپنے علم، تجربہ اور سیادت پہ ناز تھا۔ انہیں خود لگتا کہ وہ اپنی علمی قابلیت، پختہ کار اہلیت اور بزرگانہ صلاحیت دکھا کر جماعت پر چھا جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے جماعت کے تحت الشعور کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ جماعت کو صرف نبوت نہیں بلکہ خاندان نبوت سے بھی ایک غیر محسوس محبت ہوتی ہے۔ جو چیز "شجرِ طیبہ" کو "شجرِ خبیثہ" سے ممتاز کرتی ہے وہ یہی ہے کہ امت یا جماعت کی محبت "شجرِ طیبہ" تک محدود نہیں رہتی۔ بلکہ اس کی شاخوں پتوں اور برگ و بار تک وسیع ہو جاتی ہے۔ اور یہ محبت "تحت الشعور" میں کچھ اس طرح جاگزیں ہو جاتی ہے کہ علم و فن کا کوئی کرشمہ اس کو وہاں سے نہیں نکال سکتا۔ اور پھر یہی محبت کٹنے والوں کی جمعیت کو منتشر کر دیتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد اگر ہمارے مخالف علماء نے انسان کے ان احوال و کیفیات کا مطالعہ کیا ہوتا تو وہ یہ سمجھتے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد منطق پر ہے نہ علم کلام پر۔ بلکہ اس نامعلوم قوت پر ہے جو احمدیوں کے تحت الشعور پر مسلط ہو گئی ہے۔ اگر وہ اس نکتۂ معرفت سے آگاہ ہوں اور عمیق دل کی یہ تحریر پڑھ سکیں تو انہیں قادیان میں درویشوں کا وجود۔ حفاظت مرکز کا عہد، نماز تہجد کا اہتمام، بیت الدعا کی خلوت اور ایثار و خدمت کا عزم، ہر شے میں خدا کا جلوہ نظر آئے۔ اور انہیں معلوم ہو کہ اس عہد میں خدا کی وہی سنت ظاہر ہوئی ہے کہ

گاہے بہ حیلہ می برد گاہے بزور میکشد

ظاہر پرست کہتے ہیں کہ پروانوں کو روشنی نا سمجھ بنا دیتی ہے مگر جو راز عشق سے واقف ہے وہ شہادت دیتا ہے کہ انہوں نے مقصد زندگی پا لیا۔

مقصد زندگی ہم احمدیوں کا بھی فرض ہے کہ ہم اپنی اصلیت سے آگاہ ہوں اور اپنے تحت الشعور کے اشارے سمجھنے کی تیاری کریں۔ جو طاقت ہمیں قادیان کھینچ کر لاتی ہے۔ اور مسجد مبارک، بیت الدعا اور مزار مسیح پاک کے سامنے ہدیہ پیش کرنے کی توفیق بخشتی ہے۔ وہ درحقیقت ہمیں "مقصد ہستی" سے ہم کنار کرتی ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم ہیگل، کارل مارکس یا برگساں کے فلسفہ میں مستغرق ہوں۔ کیوں نہ تحت الشعور کی تحریر پڑھیں۔ اور عرفانِ نفس سے باخبر ہوں۔ دنیا میں یہی تو ایک ابدی صداقت اور دائمی حقیقت ہے۔

ہمہ اندر تو سرگشتہ دز تا بہردار
شرط انصاف نہ باشد کہ تو زنار بہی

بدر کی اعانت

آپ اس طرح فرما سکتے ہیں۔
۱۔ خود خریدار بن کر ۲۔ دوسروں کو خریدار بنا کر ۳۔ اچھے دینی اور علمی مضامین بھجوا کر
(مینجر)

جرمن نو مسلم (احمدی) سائیکل سیاح کی دہلی اور صالح نگر (یوپی) میں آمد

(بقیہ صفحہ ۱)

حقیقی اسلام میں داخل ہوا (اور احمدیت ہی) کی کوشش ہے جو مجھے آج صالح نگر میں کھینچ کر لے آئی کیونکہ یہاں بھی ہمارے احمدی بھائی موجود ہیں۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو بھی اس طرف توجہ دلائی کہ وہ احمدیت پر غور کریں کیونکہ انسان کو آج روحانی تسکین اسی زندہ مذہب کے ذریعہ مل سکتی ہے۔

لیکچر کے اختتام پر آپ اپنے سفر کے لئے آگرہ کو روانہ ہوئے۔ جملہ حاضرین نے آپ کو الوداع کہا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صالح نگر لکھتے ہیں کہ جرمن بھائی کی آمد سے ہمارے علاقہ میں ایک شور بپا ہو گیا۔ اگرچہ ان کا قیام مختصر تھا لیکن تبلیغی لحاظ سے اس کا اثر بہت دیر تک رہے گا کیونکہ لوگ حیران ہیں کہ جماعت احمدیہ کتنی قدر دور دراز علاقوں میں پھیل چکی ہے اور وہ قومیں جو سائنس اور دنیا میں آج استاد مانی جاتی ہیں وہ بھی احمدیت کی آواز پر لبیک کہہ رہی ہیں۔

ان کی آمد کا ایک اثر یہ بھی پڑا کہ احمدی لوگوں میں باہم کس قدر محبت و اخوت ہے کہ ایک دور دراز سے آنے والا احمدی اپنے دیگر احمدی بھائیوں سے ملاقات کے لئے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچ جاتا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر ہم صرف کثیر کر کے بھی کوئی تبلیغی جلسہ کرتے تو اتنا مؤثر اور کامیاب نہ ہوتا جتنا اثر کہ جرمن بھائی کی آمد اور مختصر سی تقریر سے ہوا۔

تیسرا فائدہ ان کی آمد کا یہ ہوا کہ صالح نگر کی جماعت میں بھی ایک نئی روح پیدا ہو گئی اور احباب جماعت نے بھی اپنی تبلیغی مہمات کو تیز سے تیز تر کرنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرماتے۔

بالآخر میں جماعت احمدیہ صالح نگر کے احباب بالخصوص منور احمد خاں صاحب پریذیڈنٹ اور عزیز احمد خاں صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے اس بھائی کے ساتھ محبت و اخوت کا سلوک کیا اور مہمان نوازی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جزاء انہیں عطا فرماوے۔ اور وہ وقت ہم سب کے لئے جلد لائے جب نہ صرف مغربی اقوام بلکہ دنیا کی جملہ اقوام احمدیت کے ذریعہ اپنی روحانی تشنگی کو دور کریں اور ہم سب روحانی بھائی بن کر امن کے ساتھ اپنی زندگی بسر کریں۔ اللّٰھم آمین۔

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) بھاگلپور میں جلسہ سیرت النبی صلعم

زیر صدارت جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پریذیڈنٹ جماعت ۱۰ اکتوبر کو جماعت احمدیہ بہ پورہ بھاگلپور کی طرف سے بعد نماز مغرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد الرحمن خلیل صاحب اور مکرم مشتاق مہدی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو نعتیں رسول کریم صلعم کی شان میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔ بعدہٗ خاکسار نے ڈیڑھ گھنٹہ تک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے بعض اہم واقعات بیان کئے اور نہایت مدلل طور سے حضور پر نور کے رحمۃ للعالمین قرار پانے کی وضاحت کی گئی۔

احمدی اور غیر احمدی معززین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس موقع پر چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

خاکسار عبد الحق مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور

(۲) بھرت پور مغربی بنگال

جماعت احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد مغربی بنگال کے زیر انتظام مورخہ یکم نومبر بروز ہفتہ سیرت النبی صلعم کا ایک عظیم جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم سید ابو رضا امین الدین احمد صاحب وائس پریذیڈنٹ یونین بورڈ بھرت پور نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبید الرحمن صاحب فانی مبلغ بھرت پور نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی ان مساعی کا ذکر کیا جو آنحضرت صلعم کی سیرت و سوانح کے شائع کرنے بارہ میں اب تک انجام دی گئی ہیں۔

اس کے بعد کے۔ پی مسلیع الرحمن صاحب۔ مسٹر ولی احمد صاحب اور مسٹر نور النبی صاحب۔ کمال الدین صاحب اور مولوی غلام کبریا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ تقاریر کیں۔ یہ سب نوجوان مختلف سکولوں کے طلباء تھے۔ ان کو جناب صدر صاحب کی طرف سے انعامات بھی دیئے گئے۔ جو سلسلہ احمدیہ کی بعض کتب پر مشتمل تھے۔

اس کے بعد سید عبد الباری صاحب سید رئیس الرحمن صاحب۔ مولوی عبد المالک صاحب۔ مولوی ابو البشیر صاحب ڈاکٹر غلام محمد صاحب اور ڈاکٹر اللہ رکھا صاحب احمدی نے آنحضرت صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور جملہ مقررین نے یہ ثابت کیا کہ موجودہ زمانہ کی بد امنی صرف اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلعم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی جائے۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت احمدیہ اور بالخصوص مولوی عبید الرحمن صاحب فانی مبلغ جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ کے انعقاد کا انتظام کیا تھا۔

علاوہ ازیں صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر تعریفی کلمات سے کیا۔ اور کہا کہ آج ہمارے علماء صرف ایک دوسرے سے عقائدی اختلافات پر بحثیں کرنے میں الجھے ہوئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی اور ٹھوس خدمت تبلیغ کے ذریعہ بجا لا رہی ہے۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام موجود تھا۔

یعقوب حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھرت پور۔

دعا اور صدقہ

بھاگلپور۔ ۷ نومبر۔ مسجد احمدیہ میں احباب جماعت میں حضرت اقدس کی صحت و سلامتی کے لئے خاص طور پر تحریک دعا و صدقہ کی گئی اور بعد نماز جمعہ احباب جماعت نے صدقہ کے لئے کچھ رقم جمع کی۔ جو غرباء میں تقسیم کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی اور اچھی صحت والی زندگی عطا فرما دے۔ آمین۔

عبد الحق مبلغ بھاگلپور

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ علی احمد صاحب سکنہ کیرنگ (اڑیسہ) اپنی روحانی اور جسمانی صحت اور ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ محمد اسماعیل صاحب احمدی گونڈہ (یوپی) اولاد نرینہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

۳۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ بھاگلپور آجکل صوبہ بہار کا دورہ کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے ہر لحاظ سے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رپورٹ کارگذاری دفتر مقامی تبلیغ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء

ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے آنے والے زائرین کی تعداد ۴۳۸ ہے۔ جن کو دفتر کی طرف سے قادیان کے بانی و حال کے حالات بتا کر "موعود اقوام عالم" کی خوشخبری و اطلاع دی جاتی رہی۔ اور ان پر یہ ازلی اصول واضح کیا جاتا رہا کہ جب بھی اہل دنیا خدا تعالیٰ اور روحانیت سے منہ موڑ کر مادیت کی طرف لگ جاتے رہے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کے لئے رشی۔ منی۔ رسول یا اوتار بھیجتا رہا ہے۔ جو آکر اصلاح دنیا کا کام سرانجام دیتے رہے۔ سو اسی اصول کے مطابق اسی زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اہل دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اور آپ نے آکر اعلان فرمایا کہ دنیا کی اصلاح و راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اب جو شخص اسنبات کا دعوےٰ کرتا ہے۔ کہ میں گذشتہ انبیاء اور اوتاروں کو مانتا ہوں اسے چاہیئے کہ ان کی پیشگوئیوں کے مطابق مجھے بھی زمانہ موجودہ کا مامور تسلیم کرے۔ اس کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ اگر وہ اس زمانہ کے مامور کو مان لیتا ہے تو وہ یقیناً اپنے دعوے میں سچا ہے۔ ورنہ اگر وہ پہلے زمانہ میں ہوتا تو سابقہ ماموروں کے ساتھ بھی یہی کچھ کرتا جو موجودہ زمانہ کے اوتار سے کر رہا ہے۔

آنے والے زائرین کو اردو۔ ہندی۔ انگریزی اور گورمکھی زبان کا لٹریچر بھی پیش کیا جاتا رہا جسے وہ بخوشی قبول کرتے رہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد .... ۲۸۷ ہے

اب تک آمدہ زائرین کی تعداد .... ۱۲۲۴۳۷ ہے

اسی طرح اب تک تقسیم کردہ لٹریچر کی تعداد .... ۲۳۴۸۵ ہے

اس سال جلسہ سالانہ ہندو پر بوجہ فصل کے موسم کے غیر مسلم بھائی زیادہ تعداد میں شریک نہ ہو سکے۔ تاہم پہلے دن ۸۰ دوسرے دن ۲۵۳ اور تیسرے دن ۲۸۷ دوستوں نے شرکت کی۔ جنہیں مجموعی طور پر ۳۰۰ مختلف زبانوں کے ٹریکٹ دیئے گئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کن معنوں میں پیشگوئی دربارہ مصلح موعود "تین کو چار کرنے والے" کے مصداق ہیں

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

(۴)

(۲۱) آپ نے خلافت ثانیہ کے زمانہ میں ہجرت سے قبل قادیان میں نصرت گرلز سکول جاری فرمایا جس میں لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ اس سکول کے ذریعہ سے طبقہ نسواں نے تعلیم میں کافی حصہ لیا اور وہ مردوں سے آگے نکل گئیں مردوں کے مقابلہ میں تعلیم یافتہ عورتوں کی تعداد سو میں سے نصف سے زیادہ ہو گئی تھی۔ یہ سکول میٹرک تک تھا۔ دینیات کے لئے آپ نے جامعہ نصرت جاری فرمایا جس میں مڈل و میٹرک پاس طالبات داخل ہو کر اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرتی تھیں۔ مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہونے والوں کے لئے آپ نے جامعہ احمدیہ کھولا۔ جس میں سلسلہ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کے پیش نظر مبلغ تیار کئے جاتے تھے۔ میٹرک پاس طلباء پہلے قادیان سے باہر جا کر کالجوں میں داخل ہوتے تھے اور باہر کے اثرات سے متاثر ہوتے تھے۔ اس لئے آپ نے قادیان میں تعلیم الاسلام کالج جاری فرما دیا۔ اور اس طرح اپنی پہلی تین جاری کردہ درسگاہوں کو چار کر دیا۔

(۲۲) بانی اسلام کے بعد ہونے والے چار خلفاء راشدین میں سے پہلے خلیفہ کا نام ابوبکرؓ اور دوسرے کا عمرؓ ہے۔ جب ان دونوں کا اکٹھا ذکر کرنا ہو تو ان کو حضرت عمرؓ کا نام تثنیہ بنا کر عمرین کہلایا جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء میں سے پہلے خلیفہ کا نام نورالدین ہے۔ اور دوسرے یعنی حضرت امام جماعت کا فضل عمر ہے ان کے اکٹھے ذکر کے لئے عمرین کا لفظ بھی بولا جا سکتا ہے۔ اس طرح یہ چاروں خلیفے عمر کا نام پا سکتے ہیں۔ جنہیں سے آپ چوتھے عمرؓ ہیں۔ اور اسلام میں ان چاروں خلفاء کو ہمارے نزدیک خاص اہمیت حاصل ہے اور اشاعت اسلام اور اس کے استحکام کا کام ان دونوں زمانوں میں عمرؓ نام کے ساتھ دنیا میں جس طرح ظاہر ہوا اور ہو رہا ہے وہ اپنی مثال نہیں رکھتا۔

(۲۳) حضرت امام جماعت احمدیہ کے دور خلافت کے شروع میں اہل پیغام کی طرف سے ایک خطرناک فتنہ کھڑا ہوا۔ اور ان لوگوں نے یہ دعوے کیا کہ جماعت کا پچانوے فی صدی حصہ ان کے ساتھ ہے اور خلافت ثانیہ کو ماننے والے لوگ بہت ہی قلیل ہیں۔ اور آپ نے ان کے اس ادعا کا بطلان جلد ہی ظاہر کر دیا۔ اس وقت جماعت میں چار قسم کے لوگ تھے (۱) عام جماعت (۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب جنہوں نے حضور کی صحبت اور فیض سے حصہ پایا تھا (۳) اہل بیت حضرت خلیفہ اول جن کو اکسا کر خلافت کا حقدار قرار دیا جا سکتا تھا یا خلافت کے مقابلہ پر کھڑا کیا جا سکتا تھا (۴) خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دیگر رشتہ دار و متعلقین۔

(۲۴) حضرت امام جماعت احمدیہ نے جہاں عام جماعت اور اصحاب احمد کی اکثریت اور اہل بیت حضرت خلیفہ اولؓ کو اپنی قوت قدسی سے کھینچا وہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے خاندان و متعلقین کے تمام افراد نے بھی آپ ہی کی تائید کی۔ اور ان میں سے ایک فرد بھی اہل پیغام کو نصیب نہ ہوا۔ پس پہلے تین گروہوں کے ساتھ اپنے اس چوتھے مقدس گروہ کو جس کے متعلق بیشمار الہامات نازل ہو چکے ہوئے تھے شامل کر کے تین کو ایک دفعہ پھر چار کر دیا۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ بہت بڑا زبردست نشان ہے۔ جو آپ کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا اور اس طرح فتنہ پردازوں کے منصوبوں و سازشوں کو رد و نذر کر کے رکھ دیا۔

(۲۵) تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بچپن اور نوعمری کے زمانہ میں خاص کلام کرنے والے آپ سے پہلے تین لڑکے ہو چکے ہیں۔ اول حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے بچپن میں خاص طور پر ایسا کلام کیا جسے سنکر اس وقت کے علماء و فقیہی و فریسی دنگ رہ گئے۔ دوسرا لڑکا جس نے نوعمری میں اپنے کلام سے دنیا کو حیران کر دیا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رؤیا میں یہ دکھلایا کہ آپ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو خدا کی خاطر ذبح کر رہے ہیں آپ نے اپنی یہ خواب اپنے اس لڑکے کے سامنے بیان کر کے اس کی منشاء معلوم کرنا چاہی جس پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے آپ کو یہ جواب دیا کہ اے میرے باپ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے آپ اس کے مطابق مجھے ذبح کر دیں اور حضرت ابراہیمؑ اسے سنکر اس کے لئے تیار ہو گئے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ خواب کا مدعا پورا ہو چکا ہے انہیں روک دیا۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا جواب نہایت حیران کن ہے۔ وہ ابھی لڑکے تھے۔ اور انہوں نے صرف اس بات کو بھانپ لیا کہ یہ محض رؤیا ہی نہیں بلکہ یہ سمجھ لیا کہ یہ تو خدا کا حکم ہے۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں لڑکوں میں سے کسی ایک سے بھی اس قسم کے جواب کی توقع مشکل ہے اور پھر بغیر کسی ہچکچاہٹ و گھبراہٹ کے ان کا نہایت فراخدلی، اطمینان، حوصلہ مندی، جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے آپ کو نہ صرف زبان سے بلکہ عملاً پیش کر دینے سے یہ حیرانگی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ان کا یہ کلام و کارنامہ ایک بے نظیر کلام و کارنامہ ہے۔ جس کی یاد خدا تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے قائم کر دی۔ تیسرا لڑکا جس کا کلام اپنی مثال آپ ہے حضرت علیؓ ہیں۔ جب آنحضرت صلعم نے دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اور ایک دفعہ اپنی قوم کو جمع کر کے اس کے متعلق پیغام دیا تو انہوں نے اسے ٹھٹھے اور تمسخر میں اڑا دیا۔ اور آپ کو سخت ملامت کی۔ اس موقع پر حضرت علیؓ جن کی عمر اس وقت صرف گیارہ سال کی تھی کھڑے ہو گئے اور آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ کا ساتھ دینے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گا۔ ایک بڑی قوم کے سامنے اس کی منشاء کے خلاف ایک بالکل ہی نوعمر بچے کا یہ خیال اور پھر جرأت و دلیری کے ساتھ اس کا اظہار غیر معمولی امر ہے جس کا ثبوت آپ نے بعد میں عملاً بھی دے دیا۔

چوتھا لڑکا جس نے اپنے غیر معمولی کلام کے ذریعہ سے قوم کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقبرہ بہشتی میں لے جا کر دفنایا جانے لگا تو آپ نے ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں اور میں اکیلا رہ جاؤں تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمن کی پرواہ نہیں کروں گا"

یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کی مثال ملنا محال ہے۔ یہ حیرت انگیز بات ہے جو بچپن میں آپ کے منہ سے نکلی۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ بچوں کے عام طور پر کس قسم کے خیالات و حالات ہوتے ہیں۔ اس قسم کی بات کی ان سے توقع و امید مشکل ہوتی ہے مگر آپ نے جس قسم کی بلند خیالی اور اولوالعزمی کا اظہار کیا وہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ اس وقت وہ لوگ بھی موجود تھے جو اپنے آپ کو اہل الرائے قرار دیتے تھے مگر ان میں سے کسی کو بھی ایسی بات نہ سوجھی جو ایک بچے کو سوجھی۔ اور پھر کمال یہ ہے کہ آپ نے اپنے اس عہد کو پورا کر کے بھی دکھا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان سے وہ بات نکلوائی جو آئندہ وقوع میں آنے والی تھی۔ موجودہ الوقت لوگوں میں سے ایک حصہ مرتد بھی ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے وہ کام بھی لے لیا جس کا اظہار آپ کی زبان سے کروایا تھا۔ سلسلہ کی اشاعت کے اس گرانقدر عہد کے ذریعہ سے آپ نے پہلی تین خاص کلاموں میں اس چوتھی خاص کلام کو شامل کر کے پہلے تین لڑکوں کو چار کر دیا۔

(۲۶) مصلح موعود کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی "یتزوج ویولد له" کے بعد چار زمانوں میں چار بزرگوں کے ذریعہ سے چار دفعہ وضاحت و یاددہانی کروائی گئی (۱) حضرت امام یحییٰ بن عقب کے ذریعہ سے انہوں نے اپنے ... میں انہوں نے حضرت امام مہدی اور ان کے بعد ہونے والے ایک خلیفہ کا ذکر کرتے ہوئے بعد فرمایا ہے

ومحمود سیظہر بعد هذا
و یملك الشام بلا قتال

(۲) حضرت نعمت اللہ صاحب ولی نے اپنے کشف کے ذریعہ سے یہ بتایا تھا کہ

دور او چو شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کہ جب مسیح موعود اپنے کام کی تخم ریزی کر جائے گا تو اس کے کام کو اس کا بیٹا سنبھال لے گا۔ اور وہ اس کی یادگار رہے گا اور حسن و احسان میں اس کا نظیر ہوگا (۳) تیسری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے بکثرت الہامات و کشوف پا کر اس موعود لڑکے کی ازسر نو پیشگوئی فرمائی اور بہر طرح سے اس کے متعلق وضاحت بیان کر دی (۴) چوتھی دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے قبل جماعت کے احباب کو ہوشیار کرنے کے لئے اشارۃً یاددہانی فرمائی۔ اور فرمایا

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان علیہ الرحمۃ کو دیکھا ہے ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ بائیس سال کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے"

(خطبہ جمعہ بدر ۲۷ر جنوری ۱۹۱۰ء)

اس طرح آپ نے چار متفرق و مختلف زمانوں میں چار بزرگوں کے ذریعہ سے یہ چار یاددہانیاں پائیں (باقی)

ماریشس سے دو احمدیوں کی قادیان میں آمد

(بقیہ صفحہ ۲)

سے احمدیوں کے برادرانہ تعلقات کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ان ہی میں سے ایک غیر مسلم دوست نے لکڑی اور دوسرے نے کئی ٹن سیمنٹ بطور تحفہ دیا۔

آپ نے بتایا کہ یوگنڈا میں انہیں وہاں کے بادشاہ کے بھائی سے جو احمدیت سے خاص دلچسپی رکھتا ہے ملاقات ہوئی۔

درویشان قادیان سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے انہیں زیادہ زور سے تبلیغ میں لگ جانے کی تلقین کی۔ اور کہا کہ خواہ حالات کس قدر ہی مخالف کیوں نہ ہوں ہمیں فریضہ تبلیغ کی بجا آوری میں سُستی نہیں دکھانی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ تا جلد جلد ساری دنیا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو جائے اور اس کی امن و صلح کی تعلیم سے آگاہ ہو جائے۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے رقت بھرے انداز میں کہا کہ جب میں یہاں آیا تو راستہ میں بدلتے ہوئے موسم کے باعث میں قدرے علیل ہو گیا۔ اور اب میں چاہتا ہوں کہ جس طرح ہو سکے جلد سے جلد ربوہ پہنچوں تا میں حضرت صاحب سے ملاقات کر سکوں۔ کیونکہ اسی غرض سے میں اپنے وطن سے چلا ہوں۔ اگر آپ لوگوں کے پاس ہوائی جہاز ہوتا تو میں درخواست کرتا کہ میرے لئے ہوائی جہاز کا انتظام کر دیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ آپ لوگوں کے پاس اس سے بھی تیز ذریعہ ہے اور وہ ہے دعا۔ اس سے آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں

شکریہ

اس ایمان افروز تقریر کے خاتمہ پر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور مختصر طور پر درویشان قادیان کی اُن خدمات دینیہ کا تذکرہ کیا۔ جو وہ ہر قسم کے مخالف حالات میں سے گذرتے ہوئے احمدیت کے دائمی مرکز میں بجا لا رہے ہیں۔ اور اس کا دائرہ سارے بھارت پر وسیع ہے۔ بالآخر دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

الوداع

آج صبح آٹھ بجے کی گاڑی مکرم مخدوم صاحب مع اپنی اہلیہ محترمہ کے ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ رستہ اور زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے آپکی سہولت کیلئے چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان بھی آپکے ساتھ ہی ربوہ تک پاسپورٹ پر گئے۔ قادیان سے روانگی کے وقت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے معہ دیگر مقامی احباب کے مہمان خانہ میں اجتماعی دعا کی اور اپنے معزز مہمان کو رخصت کیا۔ واللّٰہ خیر حافظاً

فہرست وصولی چندہ مسجد ہالینڈ

بابت ماہ اکتوبر ۱۹۵۸ء

(از محترمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ قادیان)

جن لجنات کی طرف سے ماہ اکتوبر میں چندہ مسجد ہالینڈ موصول ہوا ہے اُن کی فہرست درج ذیل ہے:۔

نمبر	نام	رقم
۱	حلیمہ کوثر صاحبہ اہلیہ محمد ایوب صاحب مبلغ	۱۰/-
۲	لجنہ اماء اللہ قادیان	۳۶—۰۰
۳	مکرم بابو محمد یوسف صاحب و فیروز الدین صاحب جموں	۴—۲۵
۴	لجنہ اماء اللہ چنکال	۲۰—۰۰
۵	لجنہ اماء اللہ پینتہ کنٹہ	۹—۵۰
۶	اہلیہ راجہ مظفر علی خان صاحب سندھرواڑی	۴—۰۰
۷	سید بشیر الدین صاحب کوڈالی	۲—۰۰
۸	لجنہ اماء اللہ بھاگل پور	۲۳—۵۰
۹	لجنہ اماء اللہ بنارس	۱۱—۰۰
۱۰	لجنہ اماء اللہ مدراس	۳۰—۰۰
۱۱	بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان	۴۷—۳۴
	میزان کل	۲۲۲—۵۹

ولادت:— مورخہ ۱۴؍ نومبر ۱۹۵۸ء بروز جمعۃ المبارک حیدرآباد میں مکرم بشیر احمد خاں صاحب درویش کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی بخشے اور خادمِ احمدیت بنائے۔

ادارہ

(۱) "عورتوں کے حقوق اور اُن کی حفاظت کا طریق"

قرآن مجید فرماتا ہے:۔ ولھن مثل الذی علیھن "کہ اسلام نے عورتوں کو بھی ویسے ہی حقوق دیئے ہیں جیسے مردوں کو لیکن اس کے باوجود عورت مظلوم رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عورت کو معلوم نہیں کہ وہ کون سے حقوق ہیں جو اسلام نے دیئے ہیں۔ ان حقوق کو معلوم کرنے کے لئے ہماری جماعت کی مستورات کو ربوہ میں شائع شدہ کتاب "ہدایۃ المقتصد" منگوا کر پڑھنی چاہیئے جس میں عورتوں کے جملہ حقوق بابت نکاح۔ طلاق۔ ایلاء اور ظہار وغیرہ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹریان اور صدر بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو منگوا کر مستورات میں اس کے پڑھنے کی تحریک کریں۔ نیز اگر عورتوں میں اس کا درس دیں تو یہ عورتوں کو فائدہ دینے والا کام ہوگا اور عورتوں کو اپنے حقوق کا علم ہو جائے گا اور اُن کی حفاظت کر سکیں گی۔ نیز جو بہنیں پڑھی لکھی ہیں اور صاحب استطاعت ہیں وہ خود بھی منگوا کر پڑھیں اور اپنی دوسری بہنوں کو بھی اس سے فائدہ پہنچائیں۔ یہ کتاب دفتر ہذا کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ رقم کا پیشگی دفتر ہذا میں جمع کروانا ضروری ہوگا۔

کتاب کی قیمت مع محصول ڈاک مبلغ چھ روپیہ بہتر نئے پیسہ ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۲) "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کا مجموعہ"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کشوف و الہامات کا مجموعہ عنقریب چھپ کر تیار ہو جائے گا اس مجموعہ میں حضور کے الہامات و کشوف درج کر کے بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح وہ الہام و کشوف پورے ہوئے۔ یہ مجموعہ ازدیاد ایمان کے لئے اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کے پاس اس مجموعہ کا ہونا ضروری ہے یہ دوسروں کو تبلیغ کے لئے بھی ایک عظیم الشان ہتھیار ہوگا۔ اس لئے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لئے بھی زائد کاپیاں خریدنی چاہئیں۔ امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مطلوبہ نسخوں سے مطلع فرماویں۔ نیز قیمت مع محصول ڈاک پیشگی نظارت ہذا کو ارسال فرما دیں اور کوپن منی آرڈر پر اس کی وضاحت بھی کریں۔ حجم اندازاً چار سو سے پانچ سو تک صفحات ہوگا۔ قیمت صرف پانچ روپیہ اور محصول ڈاک ۵۰ نئے پیسے۔

ایسی اطلاعات جلد دفتر ہذا میں آنی ضروری ہیں تاکہ اس کے مطابق جلدیں ریزرو کروائی جائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان"

(۳) تفسیر صغیر کے خواہشمند احباب توجہ کریں

تفسیر کبیر کے ریزرو نسخہ جات کثیر تعداد میں احباب تک (جن کی طرف سے تفسیر صغیر کی پوری قیمت مع محصول ڈاک مبلغ ۲۵؍۵۰ پیشگی جمع ہوئے تھے) بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن کچھ نسخے ابھی باقی ہیں جو احباب خریدنا چاہیں وہ مبلغ ۲۵؍۵۰ دفتر ہذا کے نام بھجوائیں تا تفسیر صغیر بھجوائی جاسکے۔ رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے۔

اس وقت تو تفسیر صغیر کی قیمت بہت ہی قلیل ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد تفسیر کبیر کی طرح یہ بھی کمیاب ہو جائے اور کثیر رقم خرچ کرنے پر بھی نہ مل سکے۔ اس لئے احباب کو اس رعایت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بھاگل پور میں ایک تبلیغی اجتماع

برہ پورہ (بھاگلپور) ۷؍ نومبر۔ بعد نماز مغرب مکرم مولوی حامد علی صاحب کے مکان پر زیر صدارت مکرم محمد بشیر الدین صاحب ریٹائرڈ ایگریکلچر آفیسر ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے "ضرورت احمدیت" پر تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "زندہ اسلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد دعا بخیر و خوبی اجلاس برخواست ہوا۔ احباب جماعت سے اجلاس کے اچھے نتائج برآمد ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا جس کے کل اخراجات مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت برہ پورہ نے ادا کئے۔ صدر موصوف عموماً بیمار رہتے ہیں ان کی صحت و سلامتی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ خاکسار عبدالحق مبلغ بھاگل پور (بہار)

چندہ تعمیر چار دیواری بڑا باغ و مرمت مقامات مقدسہ

میں

کم از کم مبلغ یکصد روپیہ ۱۰۰/ تک حصہ لینے والے احباب کے نام

بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ بڑے باغ کے ارد گرد پختہ چار دیواری کی تحریک کئی سالوں سے جاری ہے۔ اور اسی طرح غیر معمولی مرمت مقامات مقدسہ کے متعلق بھی ایک عرصہ سے تحریک جاری ہے اور اس بات کا اعلان بھی نظارت ہذا کی طرف سے متعدد بار بذریعہ اخبار بدر و سرکلر کیا جا چکا ہے کہ جو احباب ان ہر دو تحریکات میں کم از کم مبلغ یکصد روپیہ کی رقم ادا کریں گے۔ اُن کے نام مستقل یادگار و دعا کی غرض سے دیوار پر کندہ کروانے کا انتظام کیا جائے گا۔

چنانچہ اب تک ان تحریکات میں جن احباب کو مبلغ یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے نام یکجائی طور پر مع تفصیل رقم شائع کئے جا رہے ہیں اور عنقریب ان احباب کے نام دیوار بہشتی مقبرہ میں سنگ مرمر کی تختی پر لکھوا کر نصب کرائے جا رہے ہیں۔

اگر کوئی ایسا دوست جس نے ان تحریکات میں کم از کم یکصد روپیہ یا اس سے زائد رقم ادا کی ہو اور اس کا نام اس فہرست میں شائع ہونے سے رہ گیا ہو تو اُسے چاہیئے کہ وہ دو ہفتہ تک دفتر ہذا میں ادائیگی رقم کا حوالہ دیتے ہوئے اطلاع دے تاکہ بعد پڑتال اُس کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

نیز جو احباب اب بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں اُن کو چاہیئے کہ وہ یکصد ۱۰۰/ روپیہ کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں ابھی بڑے باغ کی شمالی دیوار کی تعمیر باقی ہے جس کے لئے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی

جماعت کو ایک نصیحت

حضور اقدس ارشاد فرماتے ہیں:-

"جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہؓ والا عشق اور شوق اور اخلاص وہ تو کو شش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے جب تک اسی طرح انفاق نہ ہو ترقی حکمل نہیں ہوا کرتی۔ اسی وجہ سے جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سرًّا کو پہلے رکھا ہے یہ بتانے کیلئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو اور اس میں کبھی شہرت کا خیال نہ ہو۔ جو انفاق طبعی ہوگا ظاہر ہے کہ اسکے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت محسوس ہوگی پس وہی انفاق قرآن مجید میں مراد ہے جو طبعی ہو۔ نہ یہ کہ نفس پر خرچ کرنا تو طبعی ہو۔ اور خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کیلئے دوسرے کے کہنے کی ضرورت ہو۔

جب جماعت احمدیہ میں یہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اور انہیں اپنے آپ پر خرچ کرتے ہوئے تو نفس پر بوجھ ڈالنا پڑے گا۔ اور دین کی راہ میں خرچ کرنا طبعی تقاضا نظر آئے گا۔ تب ان کے لئے ترقیات کے راستے کھلیں گے۔"

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب جماعت اور عہدیداران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس نصیحت کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے خدمت دین کے لئے مالی قربانیوں کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بنیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

تحریک جدید کا نیا سال اور خدام کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر اول کے پچیسویں اور دفتر دوم کے پندرھویں سال کا مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں اعلان فرماتے ہوئے آغاز فرمایا ہے۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدہ جات سے کم از کم دفتر وکیل المال تحریک جدید میں بھجوا دیں۔ اور کوئی فرد ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو۔ وعدہ جات کے بعد سو فیصدی وصولی کی بھی کوشش کریں۔ دفتر ہذا کو اپنی کارگزاری سے باقاعدہ اطلاع دیتے رہا کریں۔ یہ امر واضح ہو کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ذمہ دفتر دوم کے وعدہ جات کے حصول اور پھر ان کی سو فیصدی وصولی لگائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور سلسلہ کی صحیح رنگ میں خدمت کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نمبر شمار	نام	مقام	رقم
۱	مکرم بابا خدا بخش صاحب درویش	قادیان	۱۳۸۷—۰۰
۲	,, سیٹھ معین الدین صاحب	چنتہ کنٹہ	۶۰۷—۰۰
۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد عمر صاحب سہگل	کلکتہ	۲۵۰—۰۰
۴	,, ,, ,, محمد بشیر صاحب سہگل	,,	۲۵۰—۰۰
۵	مکرم محمد احمد صاحب خوندی	,,	۱۰۰
۶	مجلس خدام الاحمدیہ	,,	۱۵۳—۰۰
۷	مکرم محمد ایوب صاحب ایڈیشنل کلکٹر	رانچی	۱۰۰—۰۰
۸	محترمہ اصغری خاتون صاحبہ ,, ,,	,,	۱۰۰—۰۰
۹	مکرم صدیق امیر علی صاحب	موگرال	۱۸۰۰—۰۰
۱۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ ,, ,,	,,	۱۰۰—۰۰
۱۱	مکرم سید حسین صاحب معہ خاندان	کاچی گوڑا	۱۰۰—۰۰
۱۲	,, مرزا امیر بیگ صاحب	گونڈہ	۱۰۰—۰۰
۱۳	,, والدین مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر	افریقہ	۱۰۰—۰۰
۱۴	مجلس خدام الاحمدیہ	حیدرآباد	۱۲۵
۱۵	,, سید اختر احمد صاحب پروفیسر پٹنہ کالج	پٹنہ	۱۰۰—۰۰
۱۶	,, بی احمد صاحب	مرکرہ	۱۹۵—۰۰
۱۷	محترمہ زینون بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم منشی خاں صاحب	میرنگر	۱۱۲—۰۰
۱۸	جماعت احمدیہ سکندرآباد	سکندرآباد	۶۲۰—۰۰
۱۹	,, ,, یادگیر	یادگیر	۶۰۰—۰۰
۲۰	,, ,, کویت	کویت	۳۸۱—۰۰
۲۱	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب	یادگیر	
۲۲	,, مرزا شیر علی بیگ صاحب	بانکا گوڑا	۲۸۰—۰۰
۲۳	,, مسعود احمد صاحب	کویت	۱۰۰—۰۰
۲۴	,, سید یعقوب الرحمٰن صاحب	کٹک	۲۷۰—۰۰
۲۵	,, میر عبد الجلیل صاحب	شموگہ	۱۰۰—۰۰
۲۶	,, بمبئی پینٹ صاحب انڈونیشین	بمبئی	۱۰۰—۰۰
۲۷	,, محمد امداد احمد صاحب آیانہ	افریقہ	۱۵۰—۰۰
۲۸	,, سیٹھ محمد الماس صاحب	یادگیر	۱۰۰—۰۰
۲۹	,, رحمت اللہ خاں صاحب	دہلی	۱۰۰—۰۰
۳۰	,, السید امین خلیل صاحب	سیرالیون	۱۹۸—۰۰
۳۱	,, السید علی زاجد صاحب	,,	۱۳۲—۰۰
۳۲	,, ہاشم خاں صاحب مخدوم	ماریشس	۱۰۰—۰۰
۳۳	,, احمد یداللہ صاحب	,,	۱۰۰—۰۰
۳۴	,, عبد الرحمٰن صاحب عقلد	,,	۱۰۰—۰۰
۳۵	,, محمد سوکیہ صاحب	,,	۱۰۰—۰۰
۳۶	سبحان اینڈ کو	,,	۱۰۰—۰۰
۳۷	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ دار السلام باغ	لاہور	۲۴۹—۰۰
۳۸	,, سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب	چنتہ کنٹہ	۱۰۰—۰۰
۳۹	,, مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر بہار	محمد شیدپور	۱۵۰—۰۰
۴۰	,, سید داؤد احمد صاحب	مظفر پور	۱۰۰—۰۰
۴۱	,, ایم بشیر احمد صاحب	کروناگاپلی	۱۰۰—۰۰
۴۲	,, ڈاکٹر ہاشم اظہر صاحب	آرہ	۱۰۰—۰۰

خبریں

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ آج مشرق وسطیٰ کے ایک اور بڑے وسیع ملک سوڈان میں بھی فوجی بغاوت ہو گئی۔ سوڈان مصر کا ہمسایہ ہے۔ مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے۔ کہ سوڈان میں فوجی انقلاب رونما ہو گیا ہے۔ وہاں جنرل ابراہیم عبود نے موجودہ حکومت کا تختہ الٹ کر خود نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔ انہوں نے تمام سیاسی پارٹیاں توڑ دی ہیں۔ اور ملک میں سنسر شپ عائد کر دی گئی ہے۔ سوڈان میں جولائی ۱۹۵۷ء سے دو پارٹیوں کی کولیشن وزارت برسر اقتدار چلی آ رہی تھی جس کے وزیر اعظم مسٹر عبد اللہ الخلیل تھے۔ وزارت میں عرب نواز پارٹی اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی شامل تھی۔ یہ وزارت یونائیٹڈ عرب ری پبلک کے خلاف پالیسی پر چل رہی تھی۔ کولیشن وزارت کے ۴ وزیر وہ تھے جو عمہ پارٹی سے تعلق رکھتے تھے۔ گذشتہ ہفتہ احتجاجاً استعفے پیش کر دیا تھا۔

لاہور ۱۷ نومبر۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لاہور نے آج سرخپوش رہنما ڈاکٹر خان صاحب کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے ملزم عطا محمد کو سزائے موت دیئے جانے کا حکم دیا۔ اور خاکسار لیڈر علامہ مشرقی کو بری کر دیا۔ ابھی عطا محمد کی سزائے موت کے فیصلہ کی توثیق مغربی پاکستان ہائیکورٹ سے ہونی باقی ہے۔ عطا محمد نے عدالت میں تسلیم کر لیا تھا کہ اس نے ڈاکٹر خان صاحب کو قتل کیا ہے۔ جہاں ابتدائی عدالت میں وہ خاکسار لیڈر علامہ مشرقی پر قتل کی سازش میں شرکت کا الزام لگاتا رہا وہاں عدالت سیشن میں خود بھی اقبال جرم سے منحرف ہو گیا اور اس نے یہ بھی کہا کہ علامہ مشرقی اس سازش میں شریک نہیں ہیں۔ چنانچہ فاضل جج نے اسے ڈاکٹر خان صاحب کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا فاضل جج کا یہ فیصلہ ۱۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ استغاثہ علامہ مشرقی کے خلاف قتل میں سازش کا الزام ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ آج صبح لوک سبھا کا موسم سرما سیشن شروع ہو گیا۔ وقفہ سوالات کے بعد اپوزیشن ممبروں نے پاکستان کے حالیہ واقعات کے متعلق آنفقوذ بحث بحث کی تحاریک التوا پیش کیں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ وہ پاکستان کے ان واقعات کے متعلق جو بھارت پر اثر انداز ہوتے ہیں دو تین دن میں ایک بیان دیں گے۔ اس کے بعد ہاؤس خارجہ امور بحث کے دوران یا کسی اور موقعہ پر اس معاملہ پر غور کر سکتا ہے شری نہرو کے بیان کے بعد سپیکر نے تحاریک التوا پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا سپیکر نے کہا کہ ایک تحریک التوا کا مقصد بھارت کے امن و سلامتی کے لئے پیدا شدہ خطرہ پر غور کرنا ہے جو پاکستان کے صدر ایوب کی جنگ کی دھمکیوں اور بھارتی سرحدوں پر پاکستان فوج کی تیزی سے نقل و حرکت کے باعث پیدا ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ آج لوک سبھا میں وقفہ سوالات کے وقت پردھان منتری کے پارلیمنٹری سیکرٹری شری سعادت علی نے بتایا کہ شملہ میں بٹوارہ کمیٹی کی گزشتہ اکتوبر میں جو میٹنگ ہوئی تھی اس میں بعض معاملات کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا تھا جن معاملات کے متعلق سمجھوتہ ہوا ان کا تعلق غیر منقسم پنجاب کے محکمہ پولیس کے اثاثہ لاہور میوزیم میں اشیاء کی تقسیم ۱۹۴۷ء کی فرقہ وارانہ گڑبڑ میں زخمی ہونے والے سرکاری ملازموں اور ہلاک ہونے والے ملازموں کے پسماندگان کو پنشن اور گریجوئٹی کی منظوری سے تھا ضمنی سوال کا جواب دیتے ہوئے شری نہرو نے کہا کہ بھارت اور پاکستان میں سرکاری عمارتوں کی تقسیم کے بارے میں عام طریق کار یہ ہے کہ اس علاقہ میں جو حکومت قائم ہے اس کا ہی سرکاری عمارتوں پر قبضہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ دونوں ملکوں میں تمام سرکاری عمارتوں کا جائزہ لینا اور انہیں تقسیم کرنا ممکن نہیں۔

کراچی ۱۷ نومبر۔ پاکستان کے صدر جنرل ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستانی فوجوں کا بڑا مقصد ملک کی حفاظت کرنا ہے اور انہیں سول نظم و نسق کے مختلف شعبوں سے واپس بلا لیا گیا ہے۔ لیکن جب کبھی انہیں دوبارہ استعمال کرنیکی ضرورت پڑی تو وہ اس اقدام سے گریز نہیں کرینگے نیز ضرورت پڑنے پر فوجی عدالتیں پھر قائم کر دی جائیں گی۔ ایوب خان نے [illegible]

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد انسپکٹر بیت المال

(از ۱۴-۱۱-۵۸ — تا — ۲۹-۱۲-۵۸)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب ناقد فاضل انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۴-۱۱-۵۸ تا ۲۹-۱۲-۵۸ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

نمبر شمار	روانگی از جماعت	تاریخ روانگی	رسیدگی در جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام
۱	قادیان	۱۴-۱۱-۵۸	دہلی	۱۵-۱۱-۵۸	۱ دن
۲	دہلی	۱۶-۱۱-۵۸	انبیٹھہ	۱۷-۱۱-۵۸	۲ "
۳	انبیٹھہ	۳۰-۱۱-۵۸	دہلی	۲۱-۱۱-۵۸	۱ "
۴	دہلی	۲۲-۱۱-۵۸	سانڈھن	۲۲-۱۱-۵۸	۲ "
۵	سانڈھن	۲۴-۱۱-۵۸	کریل	۲۴-۱۱-۵۸	۱ "
۶	کریل	۲۵-۱۱-۵۸	کانپور	۲۵-۱۱-۵۸	۲ "
۷	کانپور	۲۸-۱۱-۵۸	بھدرہی	۲۹-۱۱-۵۸	۱ "
۸	بھدرہی	۳۰-۱۱-۵۸	آرہ	۳۰-۱۱-۵۸	۱ "
۹	آرہ	۱-۱۲-۵۸	مظفرپور	۱-۱۲-۵۸	۱ "
۱۰	مظفرپور	۳-۱۲-۵۸	بیگو سرائے	۳-۱۲-۵۸	۲ "
۱۱	بیگو سرائے	۴-۱۲-۵۸	بھاگلپور مع پڑپوڑہ و جھاگا	۵-۱۲-۵۸	۳ "
۱۲	بھاگلپور	۸-۱۲-۵۸	خانپور ملکی مع بلاری	۹-۱۲-۵۸	۲ "
۱۳	خانپور ملکی	۱۱-۱۲-۵۸	مونگھیر	۱۱-۱۲-۵۸	۱ "
۱۴	مونگھیر	۱۲-۱۱-۵۸	ادرین	۱۲-۱۲-۵۸	۱ "
۱۵	ادرین	۱۳-۱۲-۵۸	سورج گڑھ	۱۳-۱۲-۵۸	۱ "
۱۶	سورج گڑھ	۱۴-۱۲-۵۸	ادرین	۱۴-۱۲-۵۸	½ "
۱۷	ادرین	۱۴-۱۲-۵۸	گیا	۱۵-۱۲-۵۸	۱ "
۱۸	گیا	۱۶-۱۲-۵۸	رانچی	۱۷-۱۲-۵۸	۱ "
۱۹	رانچی	۱۸-۱۲-۵۸	ٹاٹا نگر	۱۹-۱۲-۵۸	۳ "
۲۰	ٹاٹا نگر	۲۲-۱۲-۵۸	موسی بنی مائینز	۲۲-۱۲-۵۸	۵ "
۲۱	موسی بنی مائینز	۲۷-۱۲-۵۸	مہو کھنڈار	۲۷-۱۲-۵۸	۱ "
۲۲	مہو کھنڈار	۲۸-۱۲-۵۸	کلکتہ	۲۹-۱۲-۵۸	۱ "

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ نومبر ۱۹۵۸ء میں ختم ہے

- نمبر ۱۲۵۶ مکرمی ایچ فاروق احمد شاہ آباد دکن ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء
- نمبر ۱۳۱۹ " محمد خواجہ غوری صاحب یادگیر دکن " "
- نمبر ۱۲۶۹ " محمد عبد السبحان صاحب اکوڑ " "
- نمبر ۱۲۰۷ " سیٹھ محمد الیاس صاحب، یادگیر " "
- نمبر ۱۲۷ مکرمی ڈاکٹر ٹی اے ڈار صاحب مور گورہ (افریقہ) ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء
- نمبر ۱۲۲ " رحمت اللہ خان صاحب قادیانی (دہلی) " "
- نمبر ۱۰۸۰ " محمد شمس الدین صاحب کلکتہ (کلکتہ) " "
- نمبر ۱۲۰۶ " الیس اے اسلام پوری (آسٹریلیہ) " "

فہرست وعدہ کنندگان دفتر اول سال ۲۵ جماعت مقامی قادیان

نام	رقم
۱ مکرم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیانی	304/-
۲ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ	55/75
۳ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی	50/-/-
۴ محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی	77/-/-
۵ مکرم شیخ غلام جیلانی صاحب	
۶ " محمد ابراہیم صاحب غالب	15/37
۷ " امیر احمد صاحب سابق موذن مسجد مبارک	5/-/-
۸ دفعدار محمد عبداللہ صاحب	8/87
۹ " عبدالعظیم صاحب جلد ساز	11/75
۱۰ " فضل الٰہی خاں صاحب معہ اہلیہ	6/50
۱۱ " سید محمد شریف شاہ صاحب	15/-
۱۲ " بابا خدا بخش صاحب طفلو والہ	5/43
۱۳ " بھائی شیر محمد صاحب	4/31
۱۴ " سراج الدین صاحب سابق موذن مسجد اقصیٰ	7/38
۱۵ " اہلیہ صاحبہ	5/31
۱۶ " منشی عطاء الرحمٰن صاحب	6/50
۱۷ " والد صاحب	6/50
۱۸ " والدہ صاحبہ	6/50
۱۹ " اہلیہ صاحبہ	6/50
۲۰ " بہادر خاں صاحب معہ بچگان	6/-
۲۱ " قریشی فضل حق صاحب	5/12
۲۲ " بابا محمد دین صاحب	8/44
۲۳ " حاجی محمد الدین صاحب تہالوی	43/12
۲۴ " اہلیہ صاحبہ	11/12
۲۵ " فخر الدین صاحب مالاباری	17/-
۲۶ " چوہدری محمد طفیل صاحب	63/-
۲۷ " مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل	14/12
۲۸ " محمود احمد صاحب عارف	13/25
۲۹ " مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل	27/-
۳۰ " چوہدری محمد عبداللہ صاحب بمع اہل و عیال	30/-
۳۱ " مولوی محمد اسحٰق صاحب	34/-
۳۲ " اہلیہ صاحبہ	13/-
۳۳ " عبدالاحد خان صاحب افغان	19/-
۳۴ " ڈاکٹر عطر الدین صاحب	5/81
۳۵ " مرزا محمد زمان صاحب	6/-
۳۶ " مستری محمد حسین صاحب	37/-
۳۷ " محمد احمد صاحب نسیم مالاباری	11/-
۳۸ " عبدالقادر صاحب اعوان	11/69
۳۹ " حاجی فضل محمد صاحب کپور تھلوی	6/37
۴۰ " افتخار احمد صاحب اشرف معہ والدہ	17/-
۴۱ " فتح محمد صاحب گجراتی	11/.6
۴۲ " خورشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ٹھیکیدار بشیر احمد صاحب	5/44
۴۳ " نور محمد صاحب پونچھی	6/75
۴۴ " اہلیہ مستری ہدایت اللہ صاحب	6/75
۴۵ " والدہ صاحب اہلیہ " " "	5/50
۴۶ " اہلیہ صاحبہ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی	5/31
۴۷ " حکیم خلیل احمد صاحب	15/50
۴۸ " محمد ابراہیم صاحب ٹیلر	32/-
۴۹ " بابا بھاگ قادیانی	
۵۰ " چوہدری عبدالحمید صاحب	21/-
۵۱ " حکیم عبدالرحیم صاحب	6/-

(دفتر اول)

نام	رقم
۵۲ مکرم بدر الدین صاحب عامل	9/62
۵۳ " حافظ سعادت علی صاحب	5/31
۵۴ " گیانی بشیر احمد صاحب ناصر	5/06
۵۵ " مولوی عبدالواحد صاحب	11/-
۵۶ " عبدالرحیم صاحب سندھی	8/50
۵۷ " سید یعقوب الرحمٰن صاحب بمعہ اہل و عیال (سونگھڑا)	300.00
۵۸ " حمیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ سید یعقوب الرحمٰن صاحب عفی اللہ عنہ اف سونگھڑا	14.00

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے زریں ارشادات

۱ــــ تحریک جدید دراصل اسلام کے احیاء کا نام ہے (الفضل جلد ۴۳ نمبر ۱۲۲)

۲ــــ تبلیغ اور تعلیم و تربیت دو نہایت ہی اہم کام ہیں۔ اور انہی دونوں کاموں کو تحریک جدید میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ سادہ غذا۔ سادہ لباس خود ہاتھ سے کام کرنا۔ سینما کا ترک۔ غریبوں کی امداد وغیرہ کام تجویز کیے گئے (الفضل جلد ۴۳ نمبر ۲۷)

۳ــــ ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے رہے۔ ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ اپریل سنہ)

۴ــــ تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا کے عرش ہلا دیں۔ اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے الفضل جلد ۲ نمبر ۲۸

۵ــــ تحریک جدید کے مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔

(الف) جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا۔ خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔

(ب) جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا

(ج) جماعت میں ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں

(د) جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینا رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۳۹ء ص ۳۔

۶ــــ تحریک جدید کو اس لیے جاری کیا گیا ہے۔

(۱) اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت سے پہنچایا جا سکے۔

(۲) تا کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین و اشاعت کے لیے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں ایسی کام میں لگا دیں۔

(۳) تا وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہے خطبہ جمعہ 11/34/16

۷ــــ آپ حضرات کو ان زریں ارشادات کو عملی جامہ پہنانے اور احباب جماعت میں اجتماعی و انفرادی طور پر اسکی اہمیت ذہن نشین کرانے کی لگاتار کوشش فرمادیں

(۱) مقامی طور پر اپنے درس۔ وعظ اور جماعتی اجلاس میں ان ارشادات کو دہرائیں۔

(۲) اپنے ملحقہ علاقے کے جماعتوں کا دورہ کریں۔ اور ان امور کی اہمیت افراد جماعت کے ذہن نشین کرائیں۔۔

(۳) خدام اور انصار کو بیدار اور عملی میدان میں لانے کی کوشش فرمائیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

فہرست وعدہ کنندگان دفتر دوم سال ۱۵ جماعت مقامی قادیان

نام	رقم
۱ محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم بیگم صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیانی	5.25
۲ محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم بیگم صاحبہ "	5.12
۳ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر مقامی	50.50
۴ سعادت احمد صاحب ابن " " "	11.50
۵ محترمہ والدہ صاحبہ اہلیہ امیر صاحب مقامی	11.50
۶ " ساجدہ عفت بنت " "	6.00
۷ " مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب	15.50
۸ " اہلیہ صاحبہ	6.50
۹ " بشیر احمد صاحب حافظ آبادی	5.00
۱۰ " اہلیہ صاحبہ	5.75
۱۱ " غلام قادر صاحب گجراتی	6.20
۱۲ " اہلیہ صاحبہ	6.20
۱۳ " بچگان	1.40
۱۴ " اہلیہ صاحبہ فخر الدین صاحب مالاباری معہ بچگان	8.12
۱۵ " محمد سعید صاحب الٰہ دھا	5.19
۱۶ " ملک خیر الدین صاحب	5.87
۱۷ " اہلیہ بابا جلال الدین صاحب	5.25
۱۸ " محمد عبداللہ صاحب بھامبا کوٹی	5.90
۱۹ " شیخ عبدالحمید صاحب عاجز	39.00
۲۰ " اہلیہ صاحبہ معہ بچگان	9.00
۲۱ " یونس احمد صاحب اسلم	6.12
۲۲ " اہلیہ " " معہ بچگان	5.50
۲۳ " اہلیہ عبدالعظیم صاحب جلد ساز	5.56
۲۴ " بچگان	5.31
۲۵ " چوہدری محمد احمد صاحب	7.19
۲۶ " اہلیہ صاحبہ	5.44
۲۷ " میاں محمد اسمٰعیل صاحب	15.94
۲۸ " نذیر احمد صاحب ٹیلر	6.12
۲۹ " مطیع الرحمٰن صاحب ابن قریشی عطاء الرحمٰن صاحب	5.50
۳۰ " امۃ الحفیظ صاحبہ بنت " " "	5.50
۳۱ " عطاء الرحمٰن صاحب عباسی	7.56
۳۲ " اہلیہ صاحبہ " "	5.30
۳۳ " مولوی برکت علی صاحب گجراتی	23.50
۳۴ " اہلیہ صاحبہ " " معہ بچگان	11.50
۳۵ " عبدالرحمٰن صاحب فیاض	5.88
۳۶ " اہلیہ صاحبہ "	6.00
۳۷ " ملک نذیر احمد صاحب پشاوری	8.56
۳۸ " اہلیہ صاحبہ	6.56
۳۹ " بچگان " "	5.06
۴۰ " اہلیہ مستری محمد دین صاحب	5.94
۴۱ " علی محمد صاحب ننگلی	7.00
۴۲ " محمد یوسف صاحب گجراتی	6.06
۴۳ " اہلیہ صاحبہ "	6.06
۴۴ " عبدالرشید صاحب نیاز	5.00
۴۵ " اہلیہ صاحبہ	5.12
۴۶ " نقیب الرحمٰن صاحب	5.87
۴۷ " اہلیہ صاحبہ	6.00
۴۸ " بچگان	4.00
۴۹ " عبدالغفور صاحب	9.25
۵۰ مکرمہ اہلیہ عبدالغفور صاحب	7.55
۵۱ مکرم بشیر احمد صاحب مہار	31.00
۵۲ " اہلیہ صاحبہ " "	7.25
۵۳ " والدہ صاحبہ "	13.25
۵۴ " اہلیہ فتح محمد صاحب گجراتی	5.62
۵۵ " بابا جان محمد صاحب	9.50
۵۶ " بابا اللہ بخش صاحب	11.68
۵۷ " اہلیہ صاحبہ محمود احمد صاحب عارف معہ بچگان	9.25
۵۸ " چوہدری عبدالحق صاحب	2.75
۵۹ " اہلیہ صاحبہ	5.66
۶۰ " سید عبدالمصور صاحب	7.25
۶۱ " اہلیہ صاحبہ " "	5.56

۶۲ - والدین سید عبد المعبود صاحب	12.00
۶۳ - مکرم شریف صاحب گجراتی	5.31
۶۴ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	5.06
۶۵ - ؍؍ بابا اللہ دتا صاحب	5.33
۶۶ - ؍؍ منظور احمد صاحب ناصر آبادی معہ اہل و عیال	25.25
۶۷ - ؍؍ روشن محمد صاحب گجراتی	25.91
۶۸ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	5.34
۶۹ - ؍؍ نذیر احمد صاحب ننگلی	5.68
۷۰ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	5.12
۷۱ - ؍؍ غلام ربانی صاحب	15.75
۷۲ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ و بچگان	11.75
۷۳ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب نسیم	6.06
۷۴ - ؍؍ اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب ناصر	15.00
۷۵ - ؍؍ چوہدری فیض احمد صاحب	5.56
۷۶ - ؍؍ اہلیہ مرحومہ	5.31
۷۷ - ؍؍ اہلیہ ثانی	5.93
۷۸ - ؍؍ بچی صادقہ پروین ارشدہ	8.00
۷۹ - ؍؍ منظور احمد صاحب حیمہ	6.50
۸۰ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	5.37
۸۱ - ؍؍ محمود احمد صاحب مبشر	6.19
۸۲ - ؍؍ مولوی محمد صادق صاحب ناقد	7.00
۸۳ - ؍؍ خلیل الرحمٰن صاحب	6.25
۸۴ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	6.56
۸۵ - ؍؍ محمد صادق صاحب عاطف	5.25
۸۶ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	0.50
۸۷ - ؍؍ بشیر احمد صاحب کالا افغاناں	6.00
۸۸ ؍؍ اہلیہ و بچگان	5.00
۸۹ - ؍؍ شیخ محمد ابراہیم صاحب	16.75
۹۰ - ؍؍ والدین حاجی محمد الدین صاحب سیالکوٹی	10.67
۹۱ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ	11.12
۹۲ - ؍؍ بشیر احمد صاحب بانگرڈی	15.06
۹۳ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ	5.56
۹۴ - ؍؍ بچگان	5.38
۹۵ - ؍؍ مرزا بشیر احمد صاحب	10.69
۹۶ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	6.00
۹۷ - ؍؍ حافظ عبد العزیز صاحب مؤذن قصی	5.72
۹۸ - ؍؍ سید عبد الحی صاحب	8.50
۹۹ - ؍؍ ماسٹر ستار احمد صاحب مع بچگان	8.19
۱۰۰ - ؍؍ مولوی عطاء اللہ مع والدہ صاحبہ	15.00
۱۰۱ - ؍؍ نذیر احمد صاحب شاد	8.12
۱۰۲ - ؍؍ اہلیہ و بچگان	6.62
۱۰۳ - ؍؍ اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب فاضل	6.12
۱۰۴ - ؍؍ اہلیہ مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل	6.12
۱۰۵ - ؍؍ چوہدری سعید احمد صاحب	60.00
۱۰۶ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	20.00
۱۰۷ - ؍؍ بچگان	15.00
۱۰۸ - ؍؍ شیخ مسعود احمد صاحب	5.87
۱۰۹ - ؍؍ اہلیہ ؍؍ ؍؍	5.31
۱۱۰ - ؍؍ بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں	5.81
۱۱۱ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ	5.31
۱۱۲ - ؍؍ رحیم بخش صاحب	5.06
۱۱۳ - ؍؍ اہلیہ محمد موسیٰ صاحب	4.06
۱۱۴ - ؍؍ مرزا عبد اللطیف صاحب	24.37
۱۱۵ - ؍؍ اہلیہ محمد دین صاحب بدر	5.31

۱۱۶ مکرم بشیر احمد صاحب متعلم حیدرآبادی	7.00
۱۱۷ - ؍؍ کریم الدین صاحب ؍؍ ؍؍	5.50
۱۱۸ - ؍؍ مہر الدین صاحب	5.19
۱۱۹ - ؍؍ علاء الدین حیدرآبادی	5.25
۱۲۰ - ؍؍ ناصر احمد صاحب طالب علم	6.56
۱۲۱ - ؍؍ محمد اعظم قسیم ضیاء	1.00
۱۲۲ - ؍؍ والدہ مہر الدین صاحب	5.06
۱۲۳ - ؍؍ اہلیہ مستری شمس الدین صاحب	6.31
۱۲۴ - ؍؍ صوفی علی محمد صاحب قادیانی	15.31
۱۲۵ - ؍؍ اہلیہ دین محمد صاحب ننگلی	5.37
۱۲۶ - ؍؍ اہلیہ خواجہ عبد الستار صاحب	5.56
۱۲۷ - ؍؍ اہلیہ قاضی عبد الحمید صاحب کاتب	5.50
۱۲۸ - ؍؍ اہلیہ عمر الدین صاحب	5.44
۱۲۹ - ؍؍ اہلیہ محمد خضر صاحب	5.44
۱۳۰ - ؍؍ اہلیہ غلام حسین صاحب	3.00
۱۳۱ - ؍؍ بشیر النساء صاحبہ حیدرآبادی	10.69
۱۳۲ - ؍؍ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی بشیر احمد صاحب خادم	5.31
۱۳۳ ؍؍ سراج سلطانہ صاحبہ	5.25
۱۳۴ - ؍؍ زبیدہ بیگم اہلیہ حکیم خلیل احمد صاحب	5.25
۱۳۵ - ؍؍ اہلیہ قریشی فضل حق صاحب	5.12
۱۳۶ زینب اہلیہ محمد صادق صاحب ننگلی	4.00
۱۳۷ - ؍؍ بابا نور محمد صاحب باورچی	5.72
۱۳۸ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	5.25
۱۳۹ - ؍؍ اختر النساء صاحبہ حیمہ	3.00
۱۴۰ - ؍؍ منشی عبد الرحیم صاحب فانی	5.68
۱۴۱ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	5.19
۱۴۲ - ؍؍ عبد السلام صاحب	5.61
۱۴۳ - ؍؍ ظہور احمد صاحب گجراتی	10.62
۱۴۴ - ؍؍ اہلیہ صاحبہ ؍؍ ؍؍	7.50
۱۴۵ - ؍؍ خدا بخش صاحب	26.17
۱۴۶ - ؍؍ محمد رمضان صاحب	25.51
۱۴۷ - ؍؍ نذیر احمد صاحب جرابات	8.00
۱۴۸ - ؍؍ خواجہ عبد الستار صاحب	6.00
۱۴۹ - ؍؍ شریف احمد صاحب ڈوگر	5.00
۱۵۰ - ؍؍ قاضی شاد بخت صاحب	5.00
۱۵۱ - ؍؍ اہلیہ ؍؍ ؍؍	5.00
۱۵۲ والدین چودھری عبد المجید صاحب	17.25
۱۵۳ قاضی عبد الحمید صاحب کاتب	9.50

بیرونی جماعت سے جو وعدہ جات موصول ہوئے ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

۱۵۴ ام کے مولوی عبد القدیر صاحب	5.00
۱۵۵ - ؍؍ عبد القاہر صاحب ایم اے	5.00
۱۵۶ ؍؍ عبد الرحیم صاحب	5.37
۱۵۷ اہلیہ ؍؍ ؍؍	5.00
۱۵۲ اے عبد الوہاب صاحب	10.00
۱۵۳ ؍؍ ابو بکر کنجی	20.00
۱۵۴ - دی احمد کٹی	5.00
۱۵۵ ؍؍ [illegible] علی کنجی کیرالہ	5.00
۱۵۶ سید عبد الرحمٰن بن سید یعقوب الرحمٰن صاحب عفی اللہ عنہ	5.50
۱۵۷ سیدہ امۃ العزیز بنت ؍؍ ؍؍	5.50
۱۵۸ سیدہ امۃ اللہ شمیم	5.50

مجاہدین تحریک جدید متوجہ ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لیے ایک نہایت ہی نازک موقعہ ہے۔ کمزور ایمان والوں کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں۔ اور منافق اپنے نفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ دین کی خدمت کیلئے کھڑا ہو جانا چاہیئے کیونکہ مومن جو کچھ کہتا ہے۔ اس سے زیادہ کر کے دکھاتا ہے زبانی دعویٰ کمزوری کی علامت ہے"

نیز فرمایا:۔

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ تو لکھوا دیا جائے اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہے۔ یاد دہانیاں کرائی جا رہی ہوں۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہوں۔ اور لوگ خاموش بیٹھے ہوں .... تمہارا چندہ ادا کرنا تمہارے اندر ایک نئی انابت ایک نیا خلوص اور ایک نیا ایمان پیدا کر دے گا۔ اور تمہاری جبینیں بھی خدا تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گی۔ اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارے روپے کو بڑھا دیگا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا۔ جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے۔ تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے"

۱۵۶ مکرم علی کنجو کرالل صاحب	5.00
۱۵۷ ؍؍ اسمٰعیل صاحب	5.00
۱۵۸ - ؍؍ ابراہیم کٹی	5.00
۱۵۹ - ؍؍ خدیجہ بی صاحبہ	5.00
۱۶۰ - ؍؍ محمد کنجو صاحب کے کوٹاتل	37.00
۱۶۱ - ؍؍ محمد کنجو صاحب	5.00
۱۶۲ - ؍؍ محمد کنجو کے کرالل	33.00
۱۶۳ - ؍؍ محمد کنجو صاحب نیلی عقم	5.00
۱۶۴ ؍؍ محمد کنجو عربی منشی	5.00

۱۷۵ مکرم محمد کنجو صاحب	5.00
۱۶۶ - ؍؍ محمد کنجو صاحب آسم پی کے	5.00
۱۶۷ - ؍؍ محمد صاحب دار السلام	5.00
۱۶۸ - ؍؍ محمد محی الدین صاحب کنجو	5.00
۱۶۹ - ؍؍ محمد شمس الدین صاحب	10.00
۱۷۰ - ؍؍ محمد شریف صاحب	5.00
۱۷۱ ؍؍ محمد یوسف صاحب	25.00
۱۷۲ ؍؍ محی الدین کنجو راوتر	7.00
۱۷۳ ؍؍ محی الدین کنجو کرالل	62.50